بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِالۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

فَیَتَزَوَّجُ وَیُوۡلَدُ لَہٗ کی حقیقت

إِذۡ قَالَ اللّٰہُ یَاعِیۡسٰی إِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡکَ وَرَافِعُکَ إِلَیَّ وَمُطَھِّرُکَ مِنَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَجَاعِلُ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡکَ فَوۡقَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا إِلٰی یَوۡمِ الۡقِیَامَۃِ ثُمَّ إِلَیَّ مَرۡجِعُکُمۡ فَأَحۡکُمُ بَیۡنَکُمۡ فِیۡمَا کُنۡتُمۡ فِیۡہِ تَخۡتَلِفُوۡنَ (ال عمران۔۵۶)

جب اللہ نے کہا۔اے عیسیٰ میں تجھے وفات دوں گا اور تجھے اپنے حضور میں عزت بخشوں گا اور کافروں (کے الزامات) سے تجھے پاک کرونگا اور جو تیرے پیرو ہیں اُنہیں اُن لوگوں پر جو تیرے منکر ہیں قیامت کے دن تک غالب رکھوں گا۔ پھر میری ہی طرف تمہیں لوٹنا ہوگا۔ تب میں ان باتوں میں جن میں تم اختلاف کرتے ہو تمہارے درمیان فیصلہ کروں گا۔

جناب رانا عطاء اللہ صاحب آف لنڈن

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ۔

اُمید ہے آپ بخیر وعافیت ہوں گے۔آپ کا تیسرا خط موصول ہوا جو کہ ۱۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ پہلے خطوط کی طرح یہ خط بھی دلائل وبراہین کی بجائے خلیفہ ثانی کے کارنامے۔ کارنامے۔کارنامے اور ابنائے فارس۔ابنائے فارس اور ابنائے فارس کی رام کہانی سے بھرا ہوا ہے۔خاکسار نے اپریل ۲۰۰۷ء کے شروع میں ایک مضمون لکھا جس کا عنوان ''سبز اِشتہار کی روشنی میں پیشگوئی مصلح موعود کا تجزیہ'' تھا۔میں نے اپنے اس مضمون میں ثابت کیا تھا کہ خلیفہ ثانی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں بیان فرمودہ موعود لڑکے سے متعلقہ پیشگوئی کے مصداق تھے نہ کہ زکی غلام۔زکی غلام جسے حضورؑ نے مصلح موعود فرمایا تھا نے ۶۔۷ نومبر ۱۹۰۷ء کے بعد پیدا ہونا ہے۔آپ نے میرے اس مضمون کے جواب میں خاکسار کو ایک مفصل خط لکھا جو کہ بیس (۲۰) صفحات پر مشتمل تھا۔آپ کا یہ خط میری ویب سائٹ (alghulam.com) پر نیوز سیکشن میں نیوز (news) نمبر ۳۱ کے تحت درج ہے۔آپ نے اپنے خط میں یہ تسلیم کیا ہے کہ وہ زکی غلام جس کی بشارت ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء سے شروع ہو کر ۶۔۷ نومبر ۱۹۰۷ء تک جاری رہتی ہے وہ حضور علیہ السلام کے گھر میں ۷ نومبر ۱۹۰۷ء تک پیدا نہیں ہوا تھا۔آپ نے لکھا کہ وہ آئندہ زمانے میں حضورؑ کی صلبی نسل میں پیدا ہوگا۔جیسا کہ آپ خط کے صفحہ نمبر ۵ پر لکھتے ہیں۔''اور آپ کا یہ استدلال کہ بوقت پیشگوئی (بشارت کے وقت) مبشر موجود نہیں ہوتا۔یہ بجا اور درست ہے۔۔۔زکی غلام کی پیشگوئی آخری مورخہ ۷۔نومبر ۱۹۰۷ء کی ہے۔اُس وقت زکی غلام موجود نہیں تھا۔مگر یہ زکی غلام بہرحال آپ ہی کی صلبی نسل میں سے ہونا از روئے پیشگوئی ضروری ہے۔''

رانا صاحب۔آپکے اس حقیقت کو تسلیم کر لینے کے بعد ہمارا پیشگوئی مصلح موعود کا تنازعہ تو حل ہو گیا کہ خلیفہ ثانی مصلح موعود نہیں تھے کیونکہ حضور علیہ السلام نے اِسی زکی غلام کو اپنا لڑکا سمجھتے ہوئے مصلح موعود کا نام دیا تھا۔جب آپ نے زکی غلام سے متعلق مبشر اِلہامات کی روشنی میں اس حقیقت کو تسلیم کر لیا کہ اس زکی غلام نے آئندہ حضورؑ کی نسل میں پیدا ہونا ہے تو پھر پیچھے جھگڑا صرف اس بات کا رہ جاتا ہے کہ آیا موعود زکی غلام نے حضور علیہ السلام کی صلب میں پیدا ہونا ہے یا کہ آپ کی ذریت یعنی جماعت احمدیہ میں پیدا ہونا ہے۔؟ آپکے اس حقیقت کو تسلیم کر لینے کے بعد اب اگر میں یہ کہوں کہ خلیفہ ثانی کا دعویٰ مصلح موعود قطعی طور پر جھوٹا بھی ثابت ہو گیا اور آپ نے اس حقیقت کو بالواسطہ طور پر تسلیم بھی کر لیا تو یہ غلط نہ ہوگا۔خاکسار اب پہلے آپکی چند بے بنیاد اور غلط باتوں کا جواب دینا ضروری سمجھتا ہے۔آپکا خط محررہ دس (۱۰) اکتوبر مجھے مورخہ ۵۔نومبر ۲۰۱۰ء کو موصول ہوا تھا۔

(۱) آپ آغاز میں لکھتے ہیں۔''حضرت نبی پاک ﷺ نے بطور پیشگوئی فرمایا کہ ''مسیح آئے گا اور وہ شادی کرے گا اور اُسکی اولاد ہوگی۔'' کیا حضور پاک ﷺ کی یہ پیشگوئی معمولی نوعیت کی خبر ہے؟ ہرگز نہیں۔یہ ازلی ابدی فیصلہ جو آسمان پر کیا گیا۔جنبہ صاحب بتائیے کہ اس خبر کی قدر نہ کرنیوالے کون ہیں؟ یہ اولاد آسمانی تحفہ ہے اور یہ خدا تعالیٰ کے ہاتھوں پاک ومطہر ہو کر قیامت تک اِنسانوں کی ہدایت کیلئے آئی ہے۔''

الجواب۔ آنحضرت ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔''عَنۡ عَبۡدِ اللّٰہِ ابۡنِ عُمَرَرَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ وَقَالَ:قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ:یَنۡزِلُ عِیۡسَی بۡنُ مَرۡیَمَ اِلَی الۡاَرۡضِ فَیَتَزَوَّجُ وَیُوۡلَدُ لَہٗ وَیَمۡکُثُ خَمۡسًا وَّاَرۡبَعِیۡنَ سَنَۃً ثُمَّ یَمُوۡتُ فَیُدۡفَنُ مَعِیَ فِیۡ قَبۡرِیۡ فَاَقُوۡمُ اَنَا وَعِیۡسَی بۡنُ مَرۡیَمَ فِیۡ قَبۡرٍ وَاحِدٍ بَیۡنَ اَبِیۡ بَکۡرٍ وَعُمَرَ۔'' (مشکوٰۃ جلد ۳ باب نزول عیسیٰ علیہ السلام صفحہ ۴۹) حضرت عبداللہؓ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم تشریف لائیں گے وہ شادی کریں گے اور اُنکی اولاد ہوگی اور وہ پینتالیس (۴۵) سال رہیں گے پھر وفات پائینگے اور میرے ساتھ میری قبر میں دفن کیے جائینگے پھر میں اور عیسیٰ بن مریم ایک ہی قبر سے ابوبکرؓ وعمرؓ کے درمیان سے اُٹھیں گے۔

واضح رہے کہ آنحضرت ﷺ نے مختلف احادیث میں اُمت محمدیہ میں نزول فرمانے والے مسیح ابن مریم کے متعلق بہت کچھ بیان فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے اُمت کو اُسکی بہت ساری نشانیوں سے آگاہ فرمایا تا کہ اُمت کسی غلط فہمی میں مبتلا ہو کر اُسکی قبولیت سے محروم نہ رہ جائے۔ اِسی سلسلہ میں آنحضو ﷺ نے اسرائیلی مسیح ابن مریم اور نازل ہونیوالے محمدی مسیح ابن مریم کے جدا جدا حلیوں کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ مثلاً آنحضو ﷺ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم ناصریؑ کے حلیہ کے متعلق فرماتے ہیں۔

''عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَاقَالَ:قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:رَأَیْتُ عِیْسٰی وَمُوْسٰی وَاِبْرَاهِیْمَ،فَاَمَّا عِیْسٰی فَاَحْمَرُجَعْدٌ عَرِیْضُ الصَّدْرِ۔'' (بخاری کتاب الانبیاء واذکر فی الکتاب مریم) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے عیسیٰ، موسیٰ اور ابراہیم علیھم السلام کو دیکھا۔ عیسیٰ (حلیہ) سرخ رنگ کے گھنگریالے بال اور چوڑے سینہ والے تھے۔ اسی طرح ایک اور روایت میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔

''عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرؓ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرَانِی اللَّیْلَةَ عِنْدَ الْکَعْبَةِ فَرَاَیْتَ رَجُلًا اٰدَمَ کَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ رَجُلًا مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَهٗ لِمَّةٌ کَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَافَهِیَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّکِئًا عَلٰی رَجُلَیْنِ۔۔۔یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِیْلَ الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ وَ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَیْنِ الْیُمْنٰی کَاَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِیَةٌ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِیْلَ الْمَسِیْحُ الدَّجَّالُ۔'' (بخاری کتاب اللباس باب الجعد)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آج رات رؤیا میں خانہ کعبہ کے پاس میں نے گندمی رنگ کا ایک شخص دیکھا جو گندم گوں لوگوں میں حسین ترین نظر آنیوالا تھا اور اُسکے لمبے بال بھی جن کی کنگی کی ہوئی تھی لمبے بال والوں میں نہایت خوبصورت نظر آتے تھے اُسکے بالوں سے پانی ٹپکتا تھا اور اُس نے دو آدمیوں کا سہارا لیا ہوا تھا اور خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہے تو مجھے بتایا گیا کہ یہ عیسیٰ بن مریم ہے پھر ناگہاں ایک اور شخص پر نظر پڑی جس کے گھنگریالے بال، دائیں آنکھ سے کانا ایسے کہ وہ انگور کی طرح اُبھری ہوئی آنکھ نظر آتی تھی میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے تو مجھے بتایا گیا کہ یہ مسیحِ دجّال ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مندرجہ بالا دونوں روایتوں میں دونوں مسیحوں (یعنی اسرائیلی مسیح ابن مریم اور محمدی مسیح موعود) کے حلیوں کا ذکر فرمایا ہے۔ اسرائیلی مسیح ابن مریم کے متعلق فرمایا ہے کہ اُس کا رنگ سرخ اور بال گھنگریالے تھے۔ جبکہ آنیوالے مسیح ابن مریم کے متعلق فرمایا ہے کہ اُس کا رنگ گندم گوں اور اُسکے بال سیدھے اور اُن میں سے پانی ٹپکتا ہوا معلوم ہوگا۔ اسی طرح فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَهٗ کے الفاظ میں بھی آنحضرت ﷺ نے سابقہ مسیح ناصری اور مسیح موعود کے حالات میں فرق بتایا ہے۔ وہ یہ کہ سابقہ مسیح ابن مریم کے متعلق قرآن و حدیث سے نہ اُنکی شادی ثابت ہے اور نہ ہی اُنکی اولاد کا پتہ ملتا ہے۔ آنحضو ﷺ نے فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَهٗ کے الفاظ میں پہچان کے واسطے محمدی مسیح موعود کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ شادی بھی کرے گا اور اُسکی اولاد بھی ہوگی۔ آنحضرت ﷺ کے اِن الفاظ میں دونوں مسیحوں کا فقط تقابل مراد تھا وبس۔ اب جماعت احمدیہ میں بعض لوگوں نے آنحضرت ﷺ کے اِن الفاظ فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَهٗ کو سیاق و سباق سے ہٹا کر اور اِنکی معنوی تحریف کرتے ہوئے اِن کو اپنے مذموم مقاصد کیلئے استعمال کرنا شروع کیا ہوا ہے۔ اور اِسکی اِبتداء سب سے پہلے خلیفہ ثانی صاحب نے کی تھی۔ اُنہوں نے بغیر کسی قرینے کے وَیُوْلَدُ لَهٗ کے الفاظ سے ''خاص اولاد'' مراد لیا اور اس پر اتنا زور دیا تا کہ افرادِ جماعت کے ذہن میں یہ بیٹھ جائے کہ آنحضو ﷺ کے اِن الفاظ سے ''مصلح موعود'' مراد تھی۔ وہ اپنے دعویٰ سے متعلقہ اپنی تقریر (۲۸ دسمبر ۱۹۴۴ء) جسے بعد ازاں ''الموعود'' کا نام دیا گیا ہے میں فرماتے ہیں۔

''رسول کریم ﷺ بھی مصلح موعود کی خبر دیتے ہیں اور اُس کا ظہور زمانہ مسیح موعود میں ہی بتاتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔ فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَهٗ۔ مسیح موعود شادی کرے گا اور اُسکے ہاں اولاد پیدا ہوگی۔ اب اسکے یہ معنی تو نہیں ہوسکتے کہ مسیح موعود کے ہاں ویسی ہی معمولی اولاد پیدا ہو جائے گی جیسی اور لوگوں کے ہاں پیدا ہوتی ہے کیونکہ اگر اسکے یہی معنی ہوں تو پھر اس پر وہی اعتراض پیدا ہوگا جو غیر احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی پر کیا کرتے تھے کہ اولاد ہونا کونسی بڑی بات ہے، دنیا میں ہر شخص کے ہاں اولاد ہوا ہی کرتی ہے اور یہ ہم بھی مانتے ہیں کہ اگر محض اتنی خبر دی جائے کہ ایک لڑکا پیدا ہوگا تو یہ کوئی خاص پیشگوئی نہیں کہلا سکتی۔ اسی طرح جب رسول کریم ﷺ نے یہ فرمایا کہ مسیح موعود کے ہاں اولاد پیدا ہوگی تو اسکے یہ معنی تو نہیں ہو سکتے کہ اسکے ہاں معمولی اولاد پیدا ہوگی کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو رسول کریم ﷺ کو خاص طور پر یہ خبر دینے کی کوئی ضرورت نہیں تھی (واضح ہو کہ آنحضرت ﷺ نے ان معنی میں تو یہ الفاظ ارشاد فرمائے ہی نہیں تھے بلکہ فقط دونوں مسیحوں (موسوی مسیح اور محمدی مسیح) کے درمیان فرق ظاہر کرنے کیلئے فرمائے تھے۔ ناقل) لیکن آپ کا یہ خبر دینا بتاتا ہے کہ رسول کریم ﷺ کا منشاء (اپنے غیر قرآنی دعویٰ مصلح موعود کو سچا بنانے کیلئے یہاں آنحضرت ﷺ کو بھی گواہ بنایا جا رہا ہے۔ ناقل) یہ تھا کہ اُسکے ہاں خاص اولاد پیدا ہوگی ویسے ہی کمالات اور ویسے ہی اوصاف رکھنے والی جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے خبر دی تھی۔'' (الموعود بحوالہ انوار العلوم جلد ۱۷ صفحہ ۵۵۰)

خلیفہ ثانی کی تقریر کے بعد سلسلہ احمدیہ میں کیا خلفاء، کیا علماء اور کیا عامۃ الناس سب نے آنحضرت ﷺ کے ان الفاظ (فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَهٗ) سے حضورؑ کی اولاد کو خاص اولاد ثابت کرنے پر زور دے رکھا ہے۔ اگرچہ جماعت احمدیہ میں جو احباب مذہب کا کچھ فہم رکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے یہ الفاظ دونوں مسیحوں کے درمیان فرق پیدا

کرنے کیلئے ارشاد فرمائے تھے لیکن مقام حیرت ہے کہ رانا صاحب کی تان بھی بالآخر ”خاص اولاد“ پر ہی ٹوٹی۔خلیفہ رابع صاحب ایک مجلس سوال و جواب میں فرماتے ہیں۔

”سوال کنندہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شادی کی تھی؟ خلیفہ رابع کا جواب۔حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی شادی کا کوئی ذکر ہمیں نہیں ملتا۔قرآن کریم میں یا حدیث میں کوئی ذکر نہیں۔لیکن جس عیسیٰ نے نازل ہونا ہے یعنی اُمت محمدیہ میں پیدا ہوا مراد یہ ہے اللہ کی طرف سے نازل ہوگا۔اُس عیسیٰ کے متعلق شادی کا ذکر ملتا ہے اور وہ مضارع میں ہے جس کا مطلب ہے آئندہ ہونے والی شادی یَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ وہ شادی کرے گا اور اُسے اولاد دی جائے گی۔یہ عیسیٰ وہ نہیں ہے ظاہر بات ہے جو پہلا تھا اور شادی کا خیال آنا رسول ﷺ کو اللہ تعالیٰ سے علم پا کر یہ مضمون بیان فرمایا آپ نے اس کی حکمت یہی لگتی ہے کہ پہلے عیسیٰ نے نہیں کی ہوگی۔اگر پہلے نے بھی کی تھی اُس کی بھی اولاد ہوئی تھی تو اگلے کو خاص طور پر یہ بیان کرنا جب کہ قرآن نے یہ نہیں فرمایا پہلے عیسیٰ کے متعلق یہ بتاتا ہے کہ آئندہ والا وجود اور ہے پچھلا وجود اور تھا۔آئندہ جو آئے گا وہ شادی کرے گا اُس کو اللہ تعالیٰ مبشر اولاد عطا فرمائے گا۔یُوْلَدُ لَہٗ صاف بتا رہا ہے کہ اُسکی اولاد خاص مرتبے کی ہوگی۔“

ہم دیکھتے ہیں کہ خلیفہ رابع صاحب نے بھی آنحضرت ﷺ کے الفاظ کی یہی حکمت بیان فرمائی ہے کہ یَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ کے الفاظ میں آنحضرت ﷺ نے آئندہ نازل ہونیوالے مسیح کے متعلق اُسکی شادی اور اولاد کا ذکر فرما کر محمدی مسیح موعود کا سابقہ مسیح ناصری کے درمیان فرق بیان فرمایا ہے اور اصل حقیقت بھی یہی ہے۔واضح رہے کہ آنحضرت ﷺ کے الفاظ ”فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ“ کے معنی ”پس وہ شادی کریگا اور اُسکی اولاد ہوگی“ ہیں۔صرف شادی اور اولاد کا ذکر ہے۔لیکن جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کے الفاظ کیساتھ خلیفہ ثانی صاحب نے اپنے پاس سے ”خاص اولاد“ کا اضافہ کیا ہے جبکہ آنحضرت ﷺ کے الفاظ کے معنی ”خاص اولاد“ نہیں ہیں۔

اَنبیاء کی اولاد۔یہ بات درست ہے کہ انبیاء کی اولاد بھی بالعموم نیک ہی ہوتی ہے لیکن قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ یہ بات ہر نبی کے بارے میں سچ نہیں ہے۔بعض اوقات کسی نبی کے ہاں ناخلف اور باغی اولاد بھی پیدا ہو جاتی ہے۔سورۃ ہود میں اللہ تعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام سے مخاطب ہو کر اُنکے لڑکے کے متعلق فرماتا ہے۔”قَالَ یٰنُوۡحُ اِنَّہٗ لَیۡسَ مِنۡ اَھۡلِكَ اِنَّـہٗ عَمَلٌ غَیۡرُ صَالِحٍ فَلَا تَسۡـَٔلۡنِ مَا لَیۡسَ لَكَ بِہٖ عِلۡمٌ ؕ اِنِّیۡۤ اَعِظُكَ اَنۡ تَكُوۡنَ مِنَ الۡجٰھِلِیۡنَ “(ہود۔۴۷)(اللہ نے) فرمایا اے نوح! وہ تیرے اہل میں سے ہرگز نہیں کیونکہ وہ یقیناً بُرے عمل کرنیوالا ہے پس تو مجھ سے ایسی دُعا نہ کر جس کے بارے میں تجھے علم نہ دیا گیا ہو،اور میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ جاہلوں کی طرح کبھی کام نہ کیجیو۔

ابوالانبیاءؑ حضرت ابراہیمؑ جب اپنی بعض آزمائشوں میں پورا اترتے ہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔

”وَ اِذِ ابۡتَلٰۤی اِبۡرٰھٖمَ رَبُّہٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّھُنَّ ؕ قَالَ اِنِّیۡ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَ مِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ ؕ قَالَ لَا یَنَالُ عَھۡدِی الظّٰلِمِیۡنَ ☆“(سورۃ البقرہ۔۱۲۵) اور جب ابراہیم کو اسکے ربّ نے بعض باتوں کے ذریعہ سے آزمایا اور اُس نے اِن کو کر دکھایا(اللہ نے) فرمایا کہ میں تجھے یقیناً لوگوں کا امام مقرر کرنے والا ہوں (ابراہیم نے) کہا اور میری اولاد میں سے بھی۔(اللہ نے) فرمایا (ہاں مگر) میرا وعدہ ظالموں تک نہیں پہنچے گا۔

رانا صاحب۔ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ کی نسل میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کی لائن لگا دی۔لیکن بعض آپؑ کی نسل میں سے ظالم بھی بنے۔مثلاً حضرت یوسفؑ کو کنویں میں پھینکنے والے آپؑ کے پڑپوتے ہی تھے۔اللہ تعالیٰ نے کنویں میں گرائے جانے والے مظلوم پڑپوتے کو تو امام بنایا لیکن جو ظالم پڑپوتے اپنے بھائی کو کنویں میں پھینکنے والے تھے اِن میں سے کسی کو بھی امام نہیں بنایا۔اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ نبی حضرت ابراہیمؑ کی خواہش کو مشروط رنگ میں قبول فرمایا تھا۔واضح ہو کہ ابراہیم ثانی یعنی حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کو بھی ایک یوسف کی بشارت دی گئی تھی اور آپکے موعود یوسف کیساتھ بھی آئندہ زمانے میں وہی کچھ ہونے والا تھا جو کہ پہلے یوسف کیساتھ ہوا تھا۔اسی لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو کئی بار مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ۔”اِنِّیۡ لَاَجِدُ رِیۡحَ یُوۡسُفَ لَوۡلَاۤ اَنۡ تُفَنِّدُوۡنِ اور مجھے گم گشتہ یوسف کی خوشبو آئی ہے اگر تم یہ نہ کہو کہ یہ شخص بہک رہا ہے۔“
(تذکرہ صفحہ ۵۶۰۔روحانی خزائن جلد۲۲صفحہ ۱۰۸)

حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کو ایک عظیم الشان الہامی پیشگوئی میں ایک لڑکے اور ایک زکی غلام کی بشارت دی گئی تھی۔لڑکے کے متعلق تو اللہ تعالیٰ نے مزید وضاحت فرما دی کہ ”وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔“ لیکن زکی غلام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی وضاحت نہیں فرمائی کہ وہ کون ہوگا؟ وغیرہ۔یہ دونوں (لڑکا اور غلام) غیر معمولی وجود ہونگے۔اس معاملہ میں جماعت میں نہ کسی کو شبہ ہے اور نہ ہی کوئی دورائے ہیں۔اِن بشارتوں کے علاوہ حضور کو ایک خوفناک اَمر کی بھی خبر دی گئی تھی۔مورخہ ۶۔۷نومبر ۱۹۰۷ء کو حضورؑ پر زکی غلام کے بارے میں آخری اِلہامات نازل ہوئے۔اِن اِلہامات کے بعد حضورؑ لکھتے ہیں۔اس کے بعد ایک الہام ہوا جس کے اظہار کی اجازت نہیں شاید بعد میں ہو جائے۔اس کا پہلا فقرہ یہ ہے۔”دیکھ میں ایک نہایت چھپی ہوئی بات پیش کرتا ہوں“(تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ ۶۲۷ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۰۔نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

(اسی اِلہام کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کو اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔)

”(ایک) نہایت خوفناک اَمر جو ہر وقت دل کو غمناک کرتا رہتا ہے۔ایک پیشگوئی ہے جو چند دفعہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو چکی ہے۔میں نے بجز گھر کے لوگوں کے کسی پر اسکو ظاہر

نہیں کیا۔اس پیشگوئی کے ایک حصہ کا حادثہ ہم میں اور آپ میں مشترک ہے۔بہت دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس کو ٹال دے۔اور دوسرے حصہ کا حادثہ خاص ہم سے ہے اور ہمارے گھر کے کسی شخص سے متعلق ہے۔" (تذکرہ صفحات ۶۲۷ تا ۶۲۸ بحوالہ مکتوب ۹۷/۳۴ مکتوبات احمدیہ جلد ہفتم حصہ اوّل صفحہ ۴۵)

خاکسار یہاں صرف اتنی گذارش کرتا ہے کہ اگر قرآن کریم اور زکی غلام سے متعلقہ مبشر الہامات کی روشنی میں یہ بات قطعی طور پر ثابت ہو جائے کہ زکی غلام سے متعلق پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق مرزا بشیر الدین محمود احمد نہیں تھے۔تو پھر اُنکے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کے بعد اُس خوفناک اَمر یا حادثہ کا جو حضورؑ کے گھر میں کسی شخص کے متعلق تھا بخوبی تعین نہیں ہو جاتا؟ رانا صاحب۔آپ سے میرا سوال ہے کہ کیا آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر کوئی عظیم اور برگزیدہ انسان ہو سکتا ہے اور کیا آنحضرت ﷺ کی اولاد سے بڑھ کر کسی کی اولاد پاک اور مطہر ہو سکتی ہے۔؟ ہرگز نہیں۔اگر اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کیلئے انسانوں کو ہدایت دینے کا فریضہ کسی عظیم رسول کی اولاد کے ذمہ لگانا ہوتا تو آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر نہ کوئی نبی ہو سکتا تھا اور نہ ہی آنحضرت ﷺ کی اولاد سے بڑھ کر کسی نبی کی اولاد ہو سکتی تھی۔؟ اگرچہ آنحضرت ﷺ کی آل اولاد میں سے بھی بہت سے نیک اور برگزیدہ وجودوں کو ہدایت دینے کی توفیق ملی ہے لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ نے ابنائے سیّد (قوم سادات) کو انسانوں کی ہدایت کا ٹھیکہ نہیں دیا کیونکہ ایسا کرنا اُسکی سنت کے خلاف ہے۔اور پھر جب اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کا فریضہ ہمیشہ کیلئے ابنائے سیّد کو بھی نہیں سونپا تو پھر آنحضرت ﷺ کے غلام کی اولاد یعنی ابنائے فارس کے متعلق ہم ایسا کیونکر کہہ سکتے ہیں۔؟ مذہب کی دنیا میں یہ روحانی بیماری (اللہ تعالیٰ کی چنیدہ قوم ہونا) پہلے بنی اسرائیل کو لگی تھی اور اب وہی روحانی بیماری ابنائے فارس کو بھی لاحق ہو چکی ہے۔میری دعا ہے اللہ تعالیٰ اُنہیں اس بیماری سے شفاء بخشے آمین۔آپکے چہیتے مصلح موعود مرزا بشیر الدین محمود احمد ابنائے سیّد (قوم سادات) کے متعلق لکھتے ہیں۔

"آج وہ سیّد جو ہزاروں قسم کی بدیوں میں مبتلا ہیں اور لاکھوں گناہوں کے مرتکب ہوتے ہیں اور سینکڑوں قسم کی بدکاریاں صبح اور شام اُن سے سرزد ہوتی ہیں اور وہ جنکے اقوال ایک شریف آدمی کی زبان پر نہیں لائے جا سکتے۔اور جنکے افعال ایسے نہیں ہیں کہ نیکوں کی مجلس میں اُنکا ذکر بھی کیا جائے۔" (رسالہ تشحیذ الاذہان والیم۔۳ نمبر ۶۔۷ صفحات ۲۹۷ تا ۳۰۰۔ مورخہ جون جولائی ۱۹۰۸ء)

رانا صاحب۔اگر محسن انسانیت اور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے بعد آپکے مصلح موعود کے بقول ابنائے سیّد کی یہ حالت ہو سکتی ہے تو پھر حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے بعد ابنائے فارس کی کیا حالت ہوگی۔؟؟؟ فَتَدَبَّرُوا اَیُّھَا الۡعَاقِلُوۡن۔اُمید ہے اب آپ کو آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی "فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ یعنی وہ شادی کرے گا اور اُسکی اولاد ہوگی" کی بخوبی سمجھ آ گئی ہوگی۔حضور ﷺ کے اِن الفاظ میں موسوی مسیح ابن مریم اور محمدی مسیح موعود کے درمیان صرف فرق بیان فرمایا گیا ہے وبس۔"فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ" کے الفاظ کی یہی حقیقت ہے۔تفکروا و تندموا واتقوا اللہ و لا تغلو

(۲) صفحہ نمبر ۴ پر آپ لکھتے ہیں۔" آپ نے آج تک کونسا علمی کارنامہ سرانجام دیا ہے جس پر آپ فخر کر سکتے ہیں۔وہ تو سامنے لائیں۔میرا خیال ہے کہ زکی غلام۔زکی غلام کی رٹ سے آپ باہر نکلنے کو تیار نہیں اس سلسلہ میں ۶۔۷ نومبر ۱۹۰۷ء تک کے اِلہامات نے آپ کو بصیرت روحانی سے محروم کر دیا ہے۔"

الجواب۔(۱) حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام نے کم و بیش تین سال شریر یہودیوں کو تبلیغ اور ہدایت کی تھی۔اور پھر یہ شریر یہودی رومی حکومت میں اپنے اثر و رسوخ ہونے کی بدولت اُس معصوم اور برگزیدہ انسان کو صلیب دلوانے میں کامیاب ہو گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کیساتھ اپنے برگزیدہ بندے کو صلیبی موت سے بچا لیا۔رانا صاحب۔خلیفہ ثانی کے جن کارناموں کی بھول بھلیوں میں آپ اور افرادِ جماعت بھٹکتے پھر رہے ہیں حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے پاس تو اس قسم کا کوئی کارنامہ نہیں تھا۔اگر ایسے ہی کارناموں کی بنا پر کوئی زکی غلام یا مصلح موعود بن سکتا تھا تو پھر مرزا بشیر الدین محمود احمد کے بالمقابل نعوذ باللہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام تو کچھ بھی نہیں تھے۔نہ وہ کسی نبی کے بیٹے تھے، نہ اُنہوں نے باون سال خلافت کی مسند پر بیٹھ کر یہودیوں کو کوئی ترقی دی تھی اور نہ ہی وہ اَسیروں کو رہا کرا سکے تھے وغیرہ وغیرہ۔اِسکے باوجود کیا آپ یا کوئی اور احمدی حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے زکی غلام اور صاحب کتاب نبی اور رسول ہونے میں کوئی شک کر سکتا ہے۔؟ ہرگز نہیں۔رانا صاحب۔ضرور ہے کہ حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کے موعود زکی غلام اور محمدی مسیح ابن مریم کا بھی موسوی مسیح ابن مریم (زکی غلام) سے ملتا جلتا حال ہو۔اُسکو بھی اللہ تعالیٰ نے زکی غلام (مصلح موعود) بنانا ہے نہ کہ اُس نے کارناموں کی وجہ سے زکی غلام بننا ہے۔اِس سے ثابت ہوا کہ جس قسم کے کارناموں کی بنا پر آپ خلیفہ ثانی صاحب کو مصلح موعود (زکی غلام) بنا کر بیٹھے ہوئے ہیں یا وہ خود بن کر بیٹھا ہوا ہے زکی غلام (مصلح موعود) ہونے کے سلسلہ میں نہ ایسے کارناموں کی کوئی حیثیت ہے اور نہ ہی ایسے کارناموں کی وجہ سے کوئی زکی غلام (مصلح موعود) بن سکتا ہے۔؟ فتدبر

(۲) اُمت محمدیہ نے صدیوں حیات مسیح ابن مریم کا باطل عقیدہ اپنائے رکھا حتیٰ کہ قادیان کی ایک گم نام بستی کے ایک گم نام برگزیدہ اِنسان حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے انکشاف فرمادیا کہ مسیح ابن مریم دیگر بنی نوع انسانوں کی طرح فوت ہو چکے ہیں اور میرے نبی کی پیشگوئی کے مطابق موسوی مسیح ابن مریم کی خو بو کے مطابق اُمت میں نازل ہونیوالا مسیح موعود تو ہی ہے۔آپؑ نے اس انکشاف کی روشنی میں قرآن کریم کا مطالعہ کیا تو قرآن کریم کی تیس (۳۰) آیات سے موسوی مسیح ابن مریم کا وفات یافتہ ہونا ثابت

ہو گیا۔حضور علیہ السلام نے موسوی مسیح ابن مریم کی وفات کے ثبوت کے طور پر علمائے اُمت اور شرفائے اُمت کے آگے قرآن کریم کی تیس (۳۰) آیات رکھیں۔متقی اور صالح فطرت مسلمانوں نے قرآن کریم کی اِن آیات کی روشنی میں حیات مسیح ابن مریم کا باطل عقیدہ چھوڑ دیالیکن پیشہ ور مولوی اور غیر متقی اور ضدی قسم کے مسلمان حیات مسیح ابن مریم کے باطل عقیدے پر آج تک اَڑے ہوئے ہیں۔رانا صاحب۔خاکسار کا آپ سے سوال ہے کہ کیا قرآن کریم کی تیس (۳۰) آیات (جن سے موسوی مسیح ابن مریم کی وفات قطعی طور پر ثابت ہو جاتی ہے) نے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو بصیرت روحانی سے محروم کیا تھا یا کہ اِن سے آپکی روحانی بصیرت دوبالا ہوئی تھی؟ یہی واقعہ اس عاجز سے بھی ہوا ہے۔علمائے جماعت اور حتیٰ کہ حضور علیہ السلام کی اولاد بھی زکی غلام سے متعلق مبشر الہامات جو حضور علیہ السلام پر ۶۔۷ نومبر ۱۹۰۷ء تک نازل ہوتے رہے کی حقیقت سے لاعلم رہی۔اگر مرزا بشیر الدین محمود احمد کو اِن مبشر الہامات کی حقیقت سے آگاہی ہو جاتی تو شاید وہ دعویٰ مصلح موعود کرنے کی غلطی نہ کرتے۔اللہ تعالیٰ نے زکی غلام سے متعلق تمام اِلہامات جو ۶۔۷ نومبر ۱۹۰۷ء تک نازل ہوتے رہے کی حقیقت کا اس عاجز پر انکشاف فرما کر مجھے بتا دیا کہ میرے برگزیدہ بندے مہدی و مسیح موعود کا کوئی لڑکا موعود زکی غلام سے متعلقہ پیشگوئی کا مصداق نہیں تھا۔زکی غلام (مصلح موعود) نے نہ صرف ۶۔۷ نومبر ۱۹۰۷ء کے بعد پیدا ہونا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اُسے جماعت احمدیہ میں جہاں چاہے گا پیدا کر دیگا۔اُس کیلئے حضورؑ کی صلب میں پیدا ہونے کی کوئی شرط نہیں ہے۔رانا صاحب۔جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی ہدایت کے واسطے اپنے خاص بندوں پر اس قسم کے انکشافات فرماتا ہے تو کیا اِن انکشافات کی روشنی میں اِن بندوں کی روحانی بصیرت کم ہوتی ہے یا کہ دوبالا ہوتی ہے؟ فیصلہ آپ کریں۔؟ جس طرح قرآن کریم سے وفات مسیح ابن مریم کا ثبوت حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کا ایک ایسا عظیم الشان کارنامہ تھا کہ جس کے بالمقابل عالم اسلام کی صدیوں کی تحقیق اور کاوشیں بھی ہیچ تھیں اسی طرح زکی غلام سے متعلقہ الہامی پیشگوئی مصلح موعود کی حقیقت کا اس عاجز پر منکشف ہونا اللہ تعالیٰ کا ایک ایسا فضل ہے جس کے آگے خلیفہ ثانی کی تمام دینی خدمات اور کارنمایاں نہ صرف ہیچ ہیں بلکہ اُنکی کوئی بھی حیثیت نہیں ۔ کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے !

(۳) صفحہ نمبر ۴ پر آپ لکھتے ہیں:''میں آپ سے کوئی خدانخواستہ طنزیا تمسخریا آپ کا دل دکھانے کیلئے نہیں بلکہ راہِ راست پر لانے کیلئے یہ میری شائد آخری کوشش ہوگی کیونکہ میں نے آپ تک حجت تمام کردی ہے۔الاالبلاغ۔۔۔''

الجواب۔ جناب آپ نے اب تک مجھے تین خطوط لکھے ہیں۔آپ نے اِن خطوط میں کیا حجت تمام کی ہے۔؟ آپکے خطوط میں سوائے خلیفہ ثانی کے کارناموں اور ابنائے فارس کی رٹ کے اور کیا ہے۔؟ کچھ بھی نہیں۔کیا آپ کو اتمام حجت کا پتہ ہے کہ یہ کیا ہوتی ہے۔؟ **اتمام حجت کسی فیصلہ کن بات یا آخری دلیل کو کہتے ہیں**۔۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی کے سلسلہ میں خلیفہ ثانی کے کارناموں اور ابنائے فارس کی دہائی کوئی دلیل نہیں ہیں۔خاکسار اِسکی کچھ وضاحت شروع میں کر چکا ہے۔میں آپ کو سمجھانے کیلئے اتمام حجت کی ایک مثال پیش کرتا ہوں۔حیات اور وفات مسیح ابن مریم کے سلسلہ میں حضرت بانئے جماعت علیہ السلام کی پیش کردہ تیس (۳۰) آیات قرآنی مسلمانوں کیلئے وفات مسیح ابن مریم پر اتمام حجت یعنی فیصلہ کن بات یا آخری دلیل ہیں۔باقی وفات مسیح ابن مریم کے سلسلہ میں کسی نے اس اتمام حجت کو ماننا ہے یا نہیں یہ ہر انسان کا اختیار ہے کیونکہ دین میں جبر نہیں۔اسی طرح ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی کے سلسلہ میں زکی غلام سے متعلق تمام مبشر الہامی کلام جو ۶۔۷۔نومبر ۱۹۰۷ء تک جاری رہتا ہے۔پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں یہ تمام مبشر اِلہامات وفات مسیح کے سلسلہ میں تیس (۳۰) قرآنی آیات کی طرح اتمام حجت ہیں کیونکہ یہ قطعی فیصلہ کرتے ہیں کہ زکی غلام (مصلح موعود) نے ۶۔۷ نومبر کے بعد پیدا ہونا ہے۔اس طرح یہ مبشر کلام فیصلہ کر دیتا ہے کہ حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی بھی لڑکا زکی غلام یعنی مصلح موعود نہیں ہوسکتا۔اِلٰہی علم کی روشنی میں خاکسار نے حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی طرح جماعت احمدیہ پر یہ اتمام حجت کردی ہے کہ حضورؑ کا کوئی بھی لڑکا مصلح موعود نہیں ہوسکتا اور اس طرح خلیفہ ثانی کا دعویٰ مصلح موعود ایک جھوٹا دعویٰ تھا یا نرم الفاظ میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ آپ کا دعویٰ مصلح موعود غلط فہمی پر مبنی تھا۔

رانا صاحب۔اگر آپ یا کوئی اور احمدی قرآن کریم میں سے کسی نبی یا ولی کی کوئی ایسی مثال پیش کردے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے اپنے کسی بندے کو غلام کی بشارت دی تھی اور پھر مبشر غلام کی پیدائش کے بعد بھی اللہ تعالیٰ نے اس غلام کی پیدائش کے متعلق مبشر اِلہامات کا سلسلہ جاری رکھا۔اگر آپ قرآن کریم سے ایسا ثابت کردیں تو پھر خلیفہ ثانی پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں آجائیں گے۔جب خلیفہ ثانی پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں آجائیں تو پھر آپ یا کوئی بھی اور احمدی انکے دعویٰ مصلح موعود کی سچائی کے حق میں اُنکے کارناموں کو پیش کرسکتا ہے یا اُنکے دعویٰ کی سچائی کے سلسلہ میں اُنکے ابن فارس ہونے پر بھی غور و فکر ہوسکتا ہے۔اگر آپ یا جماعت احمدیہ کیلئے قرآن کریم میں سے ایسا ثابت کرنا ممکن نہیں تو پھر خلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعود پر غور و فکر کرنے کے جواز کو پیدا کرنے کیلئے صرف ایک صورت باقی رہ جاتی ہے کہ خلیفہ ثانی کی پیدائش یعنی ۱۲۔جنوری ۱۸۸۹ء کے بعد زکی غلام کے متعلق نازل ہونے والے تمام مبشر اِلہامات کو آپ یا جماعت احمدیہ نعوذ باللہ نعوذ باللہ غلط ثابت کردے۔سادہ لفظوں میں یہ کہ آپ خلیفہ ثانی کی پیدائش کے بعد زکی غلام کے متعلق اِلہامی بشارات کا سلسلہ بند ہو جانا ثابت کردیں۔رانا صاحب۔آپ ان دونوں باتوں میں سے کوئی بھی ثابت نہیں کرسکتے تو پھر آپکی اتمام

حجت کیسی۔؟؟؟فتَدَبَّرُو ااَیُّھا العَاقِلُون۔

(۴)صفحہ نمبر۶ کے شروع میں آپ لکھتے ہیں۔’’آپ نے میرے خط کا مکمل جواب نہیں دیا۔جس کا مطلب یہ ہے کہ آپکے پاس ان کا کوئی جواب نہ تھا۔آپ کو علیم وذہین وفہیم ہونے کا دعویٰ ہے۔کیا علم والے ایسے ہی ہوتے ہیں کہ چپ سادھ لیں۔‘‘

الجواب۔رانا صاحب۔اگرچہ خاکسار نے اپنے مضمون’’سبز اِشتہار کی روشنی میں پیشگوئی مصلح موعود کا تجزیہ‘‘میں اس حقیقت کو بخوبی ثابت کردیا تھا کہ خلیفہ ثانی موعود زکی غلام نہیں ہیں اور یہ کہ غلام مسیح الزماں نے ۶۔۷۔نومبر۱۹۰۷ء کے بعد پیدا ہونا ہے۔لیکن پھر بھی میں نے آپکے مفصل خط کے مندرجات کا شافی اور مفصل جواب ایک علیحدہ مضمون میں دیا جس کا عنوان’’چہ دِلاوراست دُزدے کہ بکف چراغ دارد‘‘رکھا گیا۔بعدازاں یہ مضمون میری کتاب’’آمدن عید مبارک بادت‘‘میں پہلے باب کے طور پر شائع ہوا۔واضح رہے کہ خاکسار نے آپکے ہاتھ کے لکھے ہوئے بیس(۲۰)صفحات جو کہ بمشکل کتابت میں دس(۱۰)صفحات بنتے ہونگے کا کتابت شدہ۱۵۴صفحات میں جواب دیا تھا۔کتاب’’آمدن عید مبارک بادت‘‘میں میرا یہ جواب صفحہ نمبر۱۵ سے لے کر صفحہ نمبر۱۶۸ تک پھیلا ہوا ہے۔پھر آپکا دوسرا خط جو کہ آپکی ہاتھ کی لکھائی کے۴۴صفحات پر مشتمل تھا۔آپ اس خط میں بذات خود اقرار کرتے ہیں کہ آپ نے میرے مضمون’’چہ دِلاوراست دُزدے کہ بکف چراغ دارد‘‘کا مکمل جواب نہیں دیا ہے۔آپ اپنے خط کے پہلے صفحہ پر ہی لکھتے ہیں کہ’’جواب حاضر ہے تاہم موٹی موٹی اور بنیادی باتوں کا جواب دونگا‘‘۔آپ نے دوسرے خط میں بدزبانی بھی شروع کردی اور گالی گلوچ پر بھی اُتر آئے۔خاکسار آپکی اس بدزبانی کا کیا جواب دیتا۔؟لہٰذا میں آپکی گالیوں کے جواب میں خاموش ہوگیا۔پھر کم وبیش ایک سال کے بعد میں نے آپکے ہاتھ کے لکھے ہوئے۴۴صفحات کا کتابت شدہ۳۹صفحات میں جواب دیا۔آپ اس خط کا جواب لکھنے بیٹھے تو آپ نے اپنے خط کا آغاز کچھ اس طرح کیا کہ’’تقریباً پورا سال آپکے جواب کا انتظار کرتا رہا۔۔۔۔بہت دیر کردی مہرباں آتے آتے۔‘‘رانا صاحب۔آپ کو ایک سال انتظار اس لیے کرنا پڑا کیونکہ میں دلائل وبراہین کا مقابلہ کرنے کیلئے میدان میں کھڑا ہوں نہ کہ آپکی دشنام طرازی کا مقابلہ کرنے کیلئے؟؟ خاکسار بدزبانی اور گالی گلوچ کے میدان کا آدمی نہیں ہے۔یہ میدان آپ کو مبارک ہو۔آپ نے اپنے دوسرے اور تیسرے خط میں کیا کیا بدزبانی کی اور کیا کیا گالی گلوچ دی ہے۔میں اسکے متعلق آپکی شرافت اور نجابت کی جھلک مضمون کے آخر میں دکھاؤں گا۔

(۵)صفحہ نمبر۷ پر آپ لکھتے ہیں۔’’آپ کو تو اپنے آپ کو زکی غلام کے طور پر پیش کرنے سے گریز کرنا چاہیے تھا۔مگر یہاں معاملہ اُلٹ ہے۔آپ کوئی ایک حدیث پیش کریں جس میں آنحضرتﷺ نے فرمایا ہو کہ ایک’’زکی غلام بھی امام مہدی ومسیح کے علاوہ آئیگا‘‘جس کو نہ ماننے والے کافر ہوجائینگے یا موردِ غضب اِلٰہی ہونگے۔‘‘

الجواب۔اللہ تعالیٰ نے حضرت مہدی ومسیح موعود علیہ السلام کو جس زکی غلام کی ۲۰۔فروری۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں بشارت بخشی تھی اور جس کو حضورؑ نے مصلح موعود کا لقب دیا ہے۔خاکسار نے اپنی کتاب غلام مسیح الزماں اور اپنے دیگر مضامین میں اس زکی غلام کی حقیقت کے متعلق بڑی تفصیل کیساتھ لکھا ہے۔رانا صاحب۔اس موعود زکی غلام کی بشارت کے متعلق آپ کو کوئی شک ہے۔؟اگر آپ کو اس موعود زکی غلام کی پیشگوئی کے متعلق کوئی شک ہے تو میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ اس موعود زکی غلام کی پیشگوئی پر ایمان لاکر پہلے حضرت مہدی ومسیح موعود علیہ السلام پر اپنے ایمان کو مکمل کریں۔؟اللہ تعالیٰ نے ایک زکی غلام کی اتنی بڑی عظیم الشان بشارت اپنے برگزیدہ بندے حضرت بانئے جماعتؑ کو عنایت فرمائی اور عجیب بات ہے کہ آپ ایک طرف تو حضورؑ پر ایمان رکھتے ہیں اور دوسری طرف اس موعود زکی غلام(مصلح موعود)کو نظر انداز کرتے ہوئے اس سلسلہ میں مجھ سے آنحضرتﷺ کی کوئی حدیث طلب کررہے ہیں۔رانا صاحب اگر آپ۲۰۔فروری۱۸۸۶ء کے عظیم الشان اِلہامی کلام پر یقین نہیں کررہے تو پھر آنحضرتﷺ کی کسی حدیث(حدیث کی تو کئی اقسام ہیں اور بعض احادیث موضوع بھی ہیں لہٰذا جو حدیث آپکے مزاج کے خلاف ہوگی تو آپ اُس کا فوراً انکار کردیں گے)پر آپ کیا یقین کریں گے۔؟جہاں تک اس زکی غلام کو ماننے یا نہ ماننے کا سوال ہے تو یاد رکھیں کہ حضرت مہدی ومسیح موعود علیہ السلام ایک اُمتی نبی تھے اور اللہ تعالیٰ نے میثاق النبیین کے مطابق آپ کو اس موعود زکی غلام کی بشارت بخشی تھی۔میثاق النبیین کے ضمن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

’’وَإِذْ أَخذَ اللّٰہُ مِیثَاقَ النَّبِیِّینَ لَمَا آتَیتُکُم مِّن کِتَابٍ وَحِکمَۃٍ ثُمَّ جَاءَ کُم رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَامَعَکُم لَتُؤمِنُنَّ بِہِ وَلَتَنصُرُنَّہُ قَالَ ءَاَقرَرتُم وَأَخذتُم عَلَی ذَلِکُم إِصرِی قَالُوا أَقرَرنَا قَالَ فَاشھَدُوا وَأَنَا مَعَکُم مِّنَ الشَّاھِدِینَ‘‘(ال عمران آیت۔۸۲)۔اور(اِس وقت کو یاد کرو)جب اللہ نے(اہل کتاب سے)سب نبیوں والا پختہ عہد لیا تھا کہ جو بھی کتاب اور حکمت میں تمہیں دوں،پھر تمہارے پاس کوئی(ایسا)رسول آئے جو اِس کلام کو پورا کرنے والا ہو جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور ہی اُس پر ایمان لانا اور ضرور اُسکی مدد کرنا(اور)فرمایا تھا کہ کیا تم اقرار کرتے ہو اور اِس پر میری(طرف سے)ذمہ داری قبول کرتے ہو؟(اور)اُنھوں نے کہا تھا،ہاں ہم اقرار کرتے ہیں،فرمایا اب تم گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے(ایک گواہ)ہوں۔

ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔’’وَإِذْ أَخذنَا مِنَ النَّبِیِّینَ مِیثَاقَھُم وَمِنکَ وَمِن نُّوحٍ وَإِبرَاھِیمَ وَمُوسَی وَعِیسَی ابنِ مَریَمَ وَأَخذنَامِنھُم مِّیثَاقاً غَلِیظًاo لِیَسأَلَ

الصَّادِقِينَ عَن صِدْقِهِمْ وَأَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَاباً أَلِيما" (احزاب آیات ۔۸تا۹)۔اور (یادکرو) جبکہ ہم نے نبیوں سے اُن پر عائد کردہ ایک خاص بات کا وعدہ لیا تھا اور تجھ سے بھی (وعدہ لیا تھا) اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ ابن مریم سے بھی اور ہم نے اِن سب سے ایک پختہ عہد لیا تھا تا کہ اللہ سچوں سے اُن کے سچ کے متعلق سوال کرے اور کافروں کیلئے اُس نے ایک دردناک عذاب تیار کیا ہے۔

جس طرح حضرت مہدی و مسیح موعود کی بعثت کیساتھ پہلے اُمت محمدیہ کی سخت آزمائش ہو چکی ہے اسی طرح یقیناً اس موعودز کی غلام کے نزول کیساتھ جماعت احمدیہ کی آزمائش وابستہ ہے۔باقی رہا سوال کہ اس موعودز کی غلام جسے اللہ تعالیٰ نے مسیحی نفس، یوسف اور یحیٰ کیساتھ ساتھ بعض دیگر انبیاء کے صفاتی نام مثلاً حلیم وغیرہ بھی فرمایا ہے اور حضور علیہ السلام نے بھی اس کو مصلح موعود اور مسیح ابن مریم قرار دیا ہے۔اس موعودز کی غلام کو نہ ماننے والے کیا کافر ہو جائیں گے یا مورد غضب اِلٰہی ہونگے۔؟اس ضمن میں آپ تقویٰ کیساتھ اپنے دل سے ہی فتویٰ لے لیں۔ ؎ مومن کی فراست ہو تو کافی ہے اِشارہ

(۶) صفحہ نمبر ۸ پر آپ لکھتے ہیں۔''کیا آپ اس نظم کو اِلہامی کہہ سکتے ہیں؟ آپ نے اس کو اِلہامی قرار نہیں دیا بلکہ بنی بنائی نظم آپ کو عطا کی گئی ہے۔شاعر جب کوئی بھی کلام لکھتا ہے تو لکھتا ہی چلا جاتا ہے۔یہ آپ سے مخصوص بات نہیں۔''

الجواب۔خاکسار نے اپنی اس نظم ''میری پکار'' کے متعلق اپنی کتاب اور دیگر مضامین میں کافی تفصیل کیساتھ لکھا ہے۔آپکے بقول''شاعر جب کوئی بھی کلام لکھتا ہے تو لکھتا ہی چلا جاتا ہے۔یہ آپ سے مخصوص بات نہیں۔''میں چونکہ شاعر نہیں ہوں اور اس نظم سے پہلے میں نے زندگی میں کبھی کوئی شعر نہیں کہا تھا۔بعض اوقات آٹھ اشعار نظم کرنے کیلئے کسی باقاعدہ شاعر کو بھی کئی کئی مہینے صرف کرنے پڑتے ہیں۔اب سوال ہے کہ میرے جیسے غیر شاعر نے چند منٹوں میں ایسے انتہائی بامعنی اور دین اسلام کی محبت اور درد سے بھرے ہوئے اشعار کیسے بنا لیے۔؟یہ بھی واضح رہے کہ جب یہ نظم میرے تک پہنچی تھی اس وقت میرے دل میں کوئی ایسا خیال نہیں آیا تھا کہ یہ دعائیہ فقرات اِلہامی ہیں۔حتیٰ کہ جب خواب کی حالت میں خاکسار نے حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کے آگے کھڑے ہو کر آپکے فرمان کے مطابق آپ کیساتھ دعا کیلئے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھا کر یہ دعائیہ فقرات پڑھے تھے اس وقت تک بھی میں نے ان دعائیہ فقرات کو اِلہامی گمان نہیں کیا تھا۔ہاں یہ خواب دیکھ کر خوشی ہوئی تھی کہ خواب بڑی مبارک لگتی ہے۔اس سے زیادہ میرے دل میں کوئی خیال نہیں آیا تھا۔کم و بیش پانچ چھ سال کے بعد لاہور کے احمدیہ ہوسٹل دارالحمد میں خاکسار نے''نیکی'' کی ماہیت جاننے کیلئے جب ایک مبارک سجدہ میں حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی اِلہامی دعائیں پڑھیں تو پھر ان دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں سجدے میں ہی میری کایا پلٹ گئی تھی۔جب اس واقعہ کے متعلق میری حیرانی بہت زیادہ بڑھنے لگی تو پھر اللہ تعالیٰ نے میری توجہ کو اس خواب کی طرف مبذول کروایا کہ یاد کرو وہ خواب جس میں تو نے میرے برگزیدہ بندے کیساتھ ہاتھ اُٹھا کر یہ دعائیہ اشعار پڑھے تھے۔اور پھر مجھے یقین بخشا گیا اور قطعی یقین دلا دیا گیا کہ یہ اشعار تیرے بنائے ہوئے نہیں تھے بلکہ تیرے دل میں ڈالے گئے تھے۔اب سوال ہے کہ جس انسان کے پاس پہلی دفعہ یہ نظم آئی تھی اُس نے اسے شروع میں قطعاً اِلہامی نظم نہیں سمجھا تھا۔پھر ان دعائیہ اشعار کو وہ اپنے پیارے آقا کے فرمان کے مطابق اُن کی دعا میں شامل ہو کر اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھا کر اپنے ربّ کے حضور پڑھتا ہے۔تب بھی اُس کے دل میں یہ خیال قطعاً نہ آیا کہ یہ دعائیہ اشعار اِلہامی ہیں۔پھر پانچ چھ سال کے بعد ایک سجدہ میں وہ اپنے آقا کی مقبول اِلہامی دعائیں پڑھتا ہے۔تو اس واقعہ کے بعد یعنی اشعار ملنے کے پانچ چھ سال بعد اُسکے دماغ نے خود بخود اِن دعائیہ فقرات کو کیسے اِلہامی سمجھنا شروع کر دیا۔اب اگر نعوذ باللہ میرے نفس نے مجھے اِن اشعار کو اِلہامی سمجھنے پر مائل کیا تھا تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ میرا نفس پانچ چھ سال تک کیوں سویا رہا اور اس نے مجھے اِن اشعار کو اِلہامی سمجھنے کیلئے نعوذ باللہ گمراہ کیوں نہ کیا۔؟امر واقع یہ ہے کہ اگر میرے نفس نے اِن اشعار کو اِلہامی سمجھنے پر مجھے اُکسانا ہوتا تو انسانی عقل بھی کہتی ہے کہ جب یہ اشعار تازہ بتازہ میرے پاس آئے تھے تو اس وقت میرے نفس نے میرے ساتھ یہ چالاکی کیوں نہ کی اور مجھے کیوں نہ اُکسایا کہ تو اِن اشعار کو اِلہامی سمجھ لے۔؟رانا صاحب۔آپ یا کوئی اور اس حقیقت کو مانے یا نہ مانے لیکن میرے لیے تو کوئی شک کی بات نہیں ہے کہ یہ منظوم فقرات اللہ تعالیٰ نے ہی میرے دل میں ڈالے تھے لہٰذا یہ اشعار اِلہامی ہیں۔میری عقل بھی مجھے یہی کہتی ہے کہ اگر یہ اشعار تیرے بنائے ہوئے ہوتے تو خواب میں تو یہ اشعار حضورؑ کیساتھ اس طرح نہ پڑھتا۔میرے جیسا اُمی انسان جو سجدہ سے پہلے مذہب کی الف بے بھی نہیں جانتا تھا۔سجدے کے بعد اُس پر منظّم رنگ میں علم و حکمت اور مذہب کے گہرے اسرار کا کھلنا کیا اس حقیقت کا ثبوت نہیں کہ یہ دعائیہ اشعار اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی میرے دل میں آئے تھے اور پھر ان اشعار میں حضورؑ کیساتھ مانگی گئی دعا کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرما کر مجھے اپنے علم و عرفان سے آگاہ کرنا شروع کر دیا۔؟باقی اگر کوئی ان اشعار کو اِلہامی مانتا ہے یا نہیں مانتا تو بیشک نہ مانے لیکن میرے لیے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ میں یقین کروں کہ یقیناً ایک علیم و خبیر ہستی نے ہی میرے دل میں یہ دعائیہ فقرات ڈالے تھے۔

(۷) صفحہ نمبر ۸ پر آپ لکھتے ہیں۔''کیا''نیکی خدا ہے''اس میں مصلح موعود بننے کا کہاں اشارہ موجود ہے۔آپ کا علم سطحی سا معلوم ہوتا ہے۔مگر آپ ایسے سوالوں سے گھبرا جاتے ہیں اور شرافت کی پٹڑی سے اُتر جاتے ہیں۔''

الجواب۔آپ پہلے میرے ''نیکی خداہے'' کے مضمون کو پڑھیں اور پھر وہ ''نیکی'' جس کو سقراط نے علم قرار دیا تھا اِسکی تفصیل فلسفے کی کتب میں پڑھیں۔اگر آپ یہ مطالعہ دیانتداری اورتقویٰ کیساتھ کریں گے تو پھر آپ کو میرے علم کے متعلق پتہ چل جائے گا کہ یہ علم سطحی ہے یا کہ کسی علیم وخبیر ہستی کا بخشا ہوا ہے۔کیا آپ کو اس مضمون کے پڑھنے کے بعد مصلح موعود کی کچھ نشانیاں نظر نہیں آ ئیں۔؟اگر نظر نہیں آئیں تو درج ذیل اِلہامی عبارت کو ذہن میں بٹھا کر تقویٰ کیساتھ ایک بار پھر مضمون کو دوبارہ پڑھیں۔

☆ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔اور دل کا حلیم۔اور علوم ظاہری وباطنی سے پر کیا جائے گا۔اور وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا۔(اِسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُالْاَوَّلِ وَ الْاٰخِرِ۔مَظْهَرُالْحَقِّ وَالْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔☆

جہاں تک آپ کا یہ فرمانا کہ میں ایسے سوالات سے گھبرا کر شرافت کی پٹڑی سے اُتر جاتا ہوں قطعی طور پر ایک جھوٹا اور بے بنیاد الزام ہے جس میں کوئی صداقت نہیں۔آپ کو علم ہونا چاہیے کہ جوانسان سچا ہو اور وہ اپنی سچائی کا عرفان بھی رکھتا ہو تو وہ نہ کسی کے سوال سے گھبراتا ہے اور نہ ہی کبھی شرافت کی پٹڑی سے اُترا کرتا ہے۔ہاں جن کے نظریہ کی بنیاد جھوٹ پر ہو وہ نہ صرف گھبرا جایا کرتے ہیں بلکہ شرافت کی پٹڑی سے بھی اُتر جایا کرتے ہیں۔ایسے جھوٹوں کی ایک اور نشانی یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ مردِ میدان بن کر کبھی صادق کے مقابل پر نہیں آیا کرتے۔اور کیا یہی سب کچھ آپ لوگ میرے ساتھ نہیں کر رہے۔؟

(۸) صفحہ نمبر ۸ پر آپ لکھتے ہیں۔'' آپ افلاطون۔ارسطو۔سقراط کا حوالہ دے کر کس کو بیوقوف بنا رہے ہیں۔کیا ''نیکی خداہے'' کا نقطہ صرف آپ نے سمجھا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اس سے نعوذ باللہ نابلد رہے۔۔نعوذ باللہ۔''

الجواب۔رانا صاحب۔سقراط (470 - 399 BC) ایک فلسفی ہونے کے علاوہ بعض علمائے فلسفہ اور مذہب بشمول مرزا طاہر احمد ایتھنز (Athens) کیلئے اپنے زمانے کا نبی تھا۔خاکسار کے نزدیک بھی وہ بلاشبہ اپنے زمانے کا نبی تھا۔اس عظیم فلسفی اور مصلح نے اللہ تعالیٰ سے ''علم'' کی حقیقت کا فہم پا کر اپنے مشہور ومعروف نظریہ ''نیکی علم ہے'' میں اِسے ''نیکی'' قرار دیا تھا۔اب اگلا سوال یہ تھا کہ جس ''نیکی'' کو اُس نے علم قرار دیا تھا اِسکی ماہیت کیا ہے۔؟اِس سوال کے متعلق وہ زندگی بھر بحث مباحثہ تو کرتا رہا اِشارے کنایوں میں وہ لوگوں کو اسکے متعلق کچھ نہ کچھ بتاتا بھی رہا لیکن اس کا اُس نے صحیح (accurate) اور مکمل (complete) جواب نہ دیا۔مثلاً نیکی جسے اُس نے علم قرار دیا تھا اُسے نہ صرف وہ احد (One) کہتا تھا بلکہ اُسکے بقول یہ ہمارا مقصد حیات (End of human beings) بھی ہے۔وغیرہ وغیرہ۔سقراط کے بعد اُسکے شاگرد بطور خاص افلاطون اور آگے اُسکے شاگرد ارسطو نے بھی اپنے اپنے رنگ میں علم جسے سقراط نے نیکی قرار دیا تھا کے متعلق لکھا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں اُنکی یہ وضاحت نامکمل ہے۔اللہ تعالیٰ نے حضرت مہدی ومسیح موعودؑ کی غلامی میں نہ صرف اس عاجز کو سقراطی نظریہ علم (نیکی علم ہے) کی حقیقت سے آگاہ فرمایا بلکہ اس سے بہت بڑھ کر ایک ایسا اِلٰہی نظریہ (نیکی خدا ہے) بھی مجھ پر اِلہام فرمایا جس کو بجا طور پر ''اعلیٰ انتہائی ہمہ گیر نظریہ'' یا اُم النظریات'' کہا جا سکتا ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور وہ اپنا فضل جس کو چاہے بخش دے۔وہ فرماتا ہے۔''ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ (جمعہ۔۴)'' یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

اِسی فضل کو اللہ تعالیٰ نے ایک دوسری جگہ پر ''خیر کثیر'' بھی کہا ہے۔''يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَاءُ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُوا الْأَلْبَابِ (بقرہ۔۲۷۰)'' وہ جسے چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے اور جسے حکمت عطا کی گئی ہو تو (سمجھو کہ) اُسے خیر کثیر (بہت ہی نفع رساں چیز) مل گئی اور (یاد رہے کہ) عقلمندوں کے سوا نصیحت بھی کوئی حاصل نہیں کرتا۔

رانا صاحب۔خاکسار سقراط،افلاطون اور ارسطو کا حوالہ دے کر کسی کو بیوقوف نہیں بنا رہا۔کیا آپ کو یہ بھی علم نہیں کہ بیوقوفوں کو کوئی بیوقوف نہیں بنایا کرتا۔؟ چونکہ آپ اس کوچے کے آدمی نہیں ہیں لہٰذا میں آپکے آگے کیا بین بجاؤں۔واضح رہے کہ انسانی علم وقت کیساتھ ساتھ ترقی کرتا ہے۔اس دنیا کے سب سے زیادہ علیم وفہیم اور خبیر بشر ہمارے آقا آنحضرت ﷺ تھے لیکن آپکے وقت میں بھی اتنی ہی علمی ترقی ہوئی جتنی کہ اُس وقت اللہ تعالیٰ کو منظور تھی۔زمانہ نبوی کے بعد سائنسی علم میں بہت زیادہ ترقی ہوئی ہے اور اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بعد میں آنیوالے سائنسدان یعنی نیوٹن وغیرہ کا علم آنحضرت ﷺ سے نعوذ باللہ زیادہ تھا۔ہرگز ایسا نہیں ہے۔بلکہ ہر دور میں علمی ترقی اُتنی ہی ہوتی ہے جتنی کہ کائنات کا خالق پسند کرتا ہے۔محاورہ ہے کہ ''ہر سخن وقتے وہر نکتہ مقامے دارد''۔اسی طرح حضرت مہدی ومسیح موعودؑ کے دور میں بطور خاص علم وعرفان میں اُتنی ترقی ہوئی جتنی کہ اللہ تعالیٰ کو منظور تھی۔ آپؑ نے اللہ تعالیٰ سے اِسی قدر علم وعرفان پا کر لوگوں کو دیا۔اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ حضرت مہدی ومسیح موعودؑ کے بیان کردہ علم وعرفان سے آنحضرت ﷺ نعوذ باللہ نابلد تھے۔ہرگز ایسا نہیں ہے۔اور اسی طرح جس رنگ میں اللہ تعالیٰ نے زکی غلام مسیح الزماں پر اپنا علم وعرفان ظاہر کیا ہے یہ اس وقت کی ضرورت ہے اور اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ حضرت مہدی ومسیح موعودؑ نعوذ باللہ اس علم وعرفان سے نابلد تھے یا موعود زکی غلام علم وعرفان میں اپنے آقا سے بڑھ گیا ہے۔حضور علیہ السلام اسی ضمن میں فرماتے ہیں۔

''اور قرآن جامع جمیع علوم تو ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ ایک ہی زمانہ میں اِسکے تمام علوم ظاہر ہو جائیں بلکہ جیسی جیسی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے ویسے ویسے قرآنی علوم کھلتے ہیں اور

ہر یک زمانہ کی مشکلات کے مناسب حال اُن مشکلات کو حل کرنیوالے روحانی معلم بھیجے جاتے ہیں جو وارث رُسل ہوتے ہیں اور ظلی طور پر رسولوں کے کمالات کو پاتے ہیں اور جس مجدد کی کاروائیاں کسی ایک رسول کی منصبی کاروائیوں سے شدید مشابہت رکھتی ہیں وہ عنداللہ اسی رسول کے نام سے پکارا جاتا ہے۔‘‘(شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۴۸)

اور پھر یہ بھی یادرکھیں کہ اللہ تعالیٰ قرآنی علوم وقت کیساتھ ساتھ زمانے کی ضرورتوں کے مطابق اپنے چنیدہ بندوں پر کھولتا ہے۔ ہر صدی کے مصلح کو اپنے زمانے میں جس قسم کی مشکلات اور اعتراضات کا سامنا ہوتا ہے اُسی کے مطابق صدی کے مجدد کو اللہ تعالیٰ علم بخشتا ہے۔اس سلسلہ میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’یہ بھی یادرہے کہ ہر ایک زمانہ کیلئے اتمام حجت بھی مختلف رنگوں سے ہوا کرتا ہے اور مجدد وقت اُن قوتوں اور ملکوں اور کمالات کیساتھ آتا ہے جو موجودہ مفاسد کا اصلاح پانا ان کمالات پر موقوف ہوتا ہے سو ہمیشہ خدا تعالیٰ اسی طرح کرتا رہے گا جب تک اس کو منظور ہے کہ آثار رشد اور اصلاح دنیا میں باقی رہیں اور یہ باتیں بے ثبوت نہیں بلکہ نظائر متواترہ اِسکے شاہد ہیں۔‘‘(شہادۃ القرآن۔روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۴۲)

(۹)صفحہ نمبر ۹ پر آپ لکھتے ہیں۔’’جنبہ صاحب۔اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فضل عمرؓ کا کیا قصور ہے؟اگر مربیوں نے بغیر کسی ثبوت کے یہ واقعہ بیان کیا ہے تو آپ ان سے اس کا حوالہ مانگتے۔اگر نہ دیتے تو پھر مربیوں کو برا بھلا کہتے۔‘‘

الجواب۔رانا صاحب۔میرے عزیز اور جماعتی مربیان کے درمیان زیر بحث موضوع خلیفہ ثانی کا دعویٰ مصلح موعود تھا اور خلیفہ ثانی کا دعویٰ مصلح موعود قرآن کریم اور زکی غلام مسیح الزماں سے متعلقہ مبشر الہامات کی روشنی میں سچا ثابت نہیں ہوتا۔جب میرے عزیز نے اسی ضمن میں خلیفہ ثانی کی شہ رگ پر قاتلانہ حملے کا ذکر کیا تو مربیوں نے جوش میں آکر خلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعود کے دفاع میں آنحضرت ﷺ کی پاک ذات پر حملہ کر دیا کہ آپ ﷺ کو بھی جنگ اُحد میں چوٹیں آئیں تھیں۔اب سوال یہ تھا کہ بانئے اسلام کو اسلام کی تخم ریزی کے دوران حالت جنگ میں کافروں کے ہاتھوں جب چوٹیں لگیں تو اِن چوٹوں کا قرآن کریم میں جھوٹے مُلہم من اللہ کیلئے اللہ تعالیٰ کی بیان فرمودہ قطع وتین سے کیا تعلق؟ خلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعود کے دفاع میں مربیوں کا یہ کہنا کہ جنگ اُحد کے وقت آنحضرت ﷺ کے سر میں بھی کوئی شئے کھب گئی تھی۔کیا آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخی نہیں تھی؟اس حالت میں کیا یہ ضروری نہیں تھا کہ برین واشڈ (brain washed) مربی جس جھوٹے مدعی مصلح موعود کی وکالت کر رہے تھے اُسی مدعی کی کرتوتوں کی ایک جھلک اُنہیں دکھادی جائے۔؟

(۱۰)صفحہ نمبر ۱۳ پر آپ لکھتے ہیں۔’’جنبہ صاحب!رشدی نے بھی تو حوالہ جات ہی دیئے ہیں اور اُن حوالوں کا سہارا لے کر آنحضرت ﷺ کی ذات پاک پر جو رکیک اور دلخراش حملے کیے ہیں۔کیا اُس نے یہ اچھا کام کیا ہے۔؟؟؟بعینہٖ وہی پارٹ رشدی والا آپ نے بھی ادا کر کے سیکنڈ رشدی بن گئے ہیں۔آپ میں اور اُس میں کیا فرق ہے۔؟‘‘

الجواب۔اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے متعلق فرماتے ہیں۔

’’قَالَ إِنِّی عَبْدُ اللَّهِ آتَانِیَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِی نَبِیًّا☆وَجَعَلَنِی مُبَارَكاً أَیْنَ مَا كُنتُ وَأَوْصَانِی بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَیّاً ☆وَبَرّاً بِوَالِدَتِی وَلَمْ یَجْعَلْنِی جَبَّاراً شَقِیّا☆وَالسَّلَامُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدتُّ وَیَوْمَ أَمُوتُ وَیَوْمَ أُبْعَثُ حَیّاً ☆ذَلِكَ عِیسَى ابْنُ مَرْیَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِی فِیهِ یَمْتَرُونَ ☆مَا كَانَ لِلَّهِ أَن یَتَّخِذَ مِن وَلَدٍ سُبْحَانَهُ إِذَا قَضَى أَمْراً فَإِنَّمَا یَقُولُ لَهُ كُن فَیَكُونُ☆وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّی وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیمٌ ☆‘‘(مریم۔۳۱ تا ۳۷)

(ابن مریم نے) کہا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اُس نے مجھے کتاب بخشی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔اور میں جہاں کہیں بھی ہوں اُس نے مجھے مبارک بنایا ہے اور جب تک میں زندہ ہوں مجھے نماز اور زکوۃ کی تاکید ہے۔اور مجھے اپنی والدہ سے نیک سلوک کرنیوالا بنایا ہے اور مجھے ظالم اور بدبخت نہیں بنایا۔اور جس دن میں پیدا ہوا تھا اس دن بھی مجھ پر سلامتی نازل ہوئی تھی اور جب میں مروں گا اور جب مجھے زندہ کر کے اُٹھایا جائے گا(اس وقت بھی مجھ پر سلامتی نازل کی جائے گی)۔(دیکھو) یہ عیسیٰ ابن مریم ہے اور یہی سچا واقعہ ہے جس میں وہ(لوگ) اختلاف کر رہے ہیں۔خدا کی شان کے یہ خلاف ہے کہ وہ کوئی بیٹا بنائے۔وہ اس بات سے پاک ہے۔وہ جب کبھی کسی بات کا فیصلہ کرتا ہے تو کہتا ہے(ایسا) ہوجا تو ویسا ہی ہونے لگتا ہے۔اور اللہ میرا بھی ربّ ہے اور تمہارا بھی ربّ ہے۔اُسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔

رانا صاحب۔اللہ تعالیٰ کے اس برگزیدہ نبی کی اُمت نے ظلم کرتے ہوئے اِسے نعوذ باللہ خدا کا بیٹا اور خدا بنالیا۔عیسائیوں کے اس فرضی خدا کے متعلق ہمارے آقا حضرت مہدی ومسیح موعود لکھتے ہیں۔

(۱)’’وہ ایک عورت کے پیٹ میں نومہینہ تک بچہ بن کر رہا اور خون حیض کھاتا رہا اور اِنسانوں کی طرح ایک گندی راہ سے پیدا ہوا اور پکڑا گیا اور صلیب پر کھینچا گیا‘‘۔(روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۵ بحوالہ ست بچن)

(۲)’’یہ بھی یادرہے کہ آپکو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔جن جن پیشگوئیوں کا اپنی ذات کی نسبت توریت میں پایا جانا آپ نے فرمایا ہے۔اِن کتابوں میں ان کا نام و

نشان نہیں پایا جاتا بلکہ وہ اوروں کے حق میں تھیں جو آپکے تولّد سے پہلے پوری ہوگئیں اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب طالمود سے چُرا کر لکھا ہے۔اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔لیکن جب سے یہ چوری پکڑی گئی عیسائی بہت شرمندہ ہیں۔''(روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحات ۲۸۹ تا ۲۹۰ بحوالہ انجامِ آتھم مع ضمیمہ)

(۳)''ایک فاضل پادری صاحب فرماتے ہیں کہ آپکو اپنی تمام زندگی میں تین مرتبہ شیطانی الہام بھی ہوا تھا چنانچہ ایک مرتبہ آپ اسی الہام سے خدا سے منکر ہونے کیلئے تیار ہوگئے تھے۔آپکی انہی حرکات سے آپکے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور انکو یقین تھا کہ آپکے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو شاید خدا تعالیٰ شفا بخشے۔''(ایضاً صفحہ ۲۹۰)

(۴)''عیسائیوں نے بہت سے آپکے معجزات لکھے ہیں۔مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور اُن کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا۔اِسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا۔اور نہ چاہا کہ معجزہ مانگ کر حرامکار اور حرام کی اولاد بنیں۔''(ایضاً صفحہ ۲۹۰)

(۵)''آپ کا یہ کہنا کہ میرے پیروز ہر کھائیں گے اور ان کو کچھ نہیں ہوگا۔یہ بالکل جھوٹ نکلا۔کیونکہ آج کل زہر کے ذریعہ سے یورپ میں بہت خودکشی ہو رہی ہے۔ہزار ہا مرتے ہیں۔ایک پادری کو کیسا ہی موٹا ہو تین رتی اسٹرکنیا کھانے سے دو گھنٹے تک بآسانی مر سکتا ہے۔پھر یہ معجزہ کہاں گیا۔ایسا ہی آپ فرماتے ہیں کہ میرے پیرو پہاڑ کو کہیں گے کہ یہاں سے اُٹھ اور وہ اُٹھ جائے گا۔یہ کس قدر جھوٹ ہے بھلا ایک پادری صرف بات سے ایک اُلٹی جوتی سیدھا کر کے تو دکھلائے۔''(ایضاً صفحہ ۲۹۱)

(۶)''آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔تین دادیاں اور نانیاں آپکی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔جنکے خون سے آپکا وجود ظہور پذیر ہوا۔مگر شاید یہ بھی خدائی کیلئے ایک شرط ہوگی۔آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدّی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیز گار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ اُسکے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اُسکے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اُسکے پیروں پر ملے سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔''(انجامِ آتھم مع ضمیمہ۔(ایضاً صفحہ ۲۹۱)

عیسائیوں کا یہ خدا دراصل وہی اسرائیلی نبی ہے جو کہ مریم بتول کے گھر میں بغیر باپ کے پیدا ہوا تھا۔جہاں تک حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے نبی اور رسول ہونے کا تعلق ہے تو حضرت بانئ سلسلہ احمدیہؑ آپکی بہت عزت کرتے تھے۔آپؑ فرماتے ہیں۔

''اور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان کا منکر نہیں گو خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے۔لیکن تاہم میں مسیح ابن مریم کی بہت عزت کرتا ہوں۔کیونکہ میں رُوحانیت کی رُو سے اسلام میں خاتم الخُلفاء ہوں جیسا کہ مسیح ابن مریم اسرائیلی سلسلہ کیلئے خاتم الخُلفاء تھا۔موسیٰ کے سلسلہ میں ابن مریم مسیح موعود تھا۔اور محمدی سلسلہ میں میں مسیح موعود ہوں۔سو میں اُسکی عزت کرتا ہوں جس کا ہم نام ہوں۔اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا۔بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اُسکے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں۔کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں۔نہ صرف اِسی قدر بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں۔کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں۔''(کشتی نوح۔روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۷۔۱۸)

راناصاحب۔اب سوال یہ ہے کہ شخصیت ایک ہی ہے یعنی حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام۔بطور نبی اور رسول حضورؑ آپکا بے حد عزت و احترام کرتے تھے لیکن جب اُسکی اُمت اُنہیں نعوذ باللہ خدا کا بیٹا اور خدا بنا کر پیش کرتی تھی تو سچے خدا کی غیرت میں آپ اُنکے فرضی خدا کے متعلق سخت الفاظ استعمال کرتے ہیں۔اس سے ظاہر ہے کہ حضورؑ حضرت مسیح ابن مریم کے خلاف نہیں تھے بلکہ اُس غلط مقام و مرتبہ (status) کے خلاف تھے جو کہ جھوٹے طور پر آپکی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔اِسی طرح خاکسار مرزا بشیر الدین محمود احمد کا بطور موعود لڑکا احترام کرتا ہے لیکن جب وہ خود مصلح موعود (زکی غلام) ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا اُنہیں مصلح موعود بنا کر پیش کیا جاتا ہے (جو کہ قرآن کریم اور مبشر الہامات کی روشنی میں ناممکن ہے) اور پھر اِس غلط دعویٰ مصلح موعود کے دفاع میں جب بعض جذباتی مربی آنحضرتﷺ کی شان میں بھی گستاخی کرتے ہیں تو چار و ناچار اُن کیلئے ترش الفاظ استعمال کرنے پڑتے ہیں اور اس میں حرج کیا ہے۔؟ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔''وہ تلخ الفاظ جو اظہار حق کیلئے ضروری ہیں اور اپنے ساتھ اپنا ثبوت رکھتے ہیں وہ ہر ایک مخالف کو صاف صاف سنا دینا نہ صرف جائز بلکہ واجبات وقت سے ہے تا مداہنہ کی بلا میں مبتلا نہ ہو جائیں۔''(ازالہ اوہام (۱۸۹۱ء)۔روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۱۴)

ہم جانتے ہیں کہ ہمارے آقا حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے حضرت مسیح ابن مریم کے اُس غلط مقام و مرتبہ (ابن اللہ) کے متعلق سخت الفاظ استعمال فرمائے ہیں جو کہ اُنکی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔راناصاحب۔کیا آپ اِن سخت الفاظ کے استعمال کرنے پر حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے متعلق بھی یہ کہیں گے کہ اُنہوں نے بھی (نعوذ باللہ) رشدی کی طرح حوالے دیئے تھے اور اِن حوالوں کا سہارا لے کر حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کی ذات پاک پر رکیک اور دلخراش حملے کیے تھے۔؟ کیا آپ حضرت مرزا صاحبؑ کے متعلق

بھی یہ کہیں گے کہ اُنہوں نے بھی (نعوذ باللہ) رشدی والا پارٹ ادا کیا اور وہ بھی (نعوذ باللہ) سیکنڈ رشدی بنے تھے۔؟ آپ یقیناً حضرت بانئ سلسلہ کے متعلق ایسا نہیں کہیں گے کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے شرک کی بیخ کنی اور ایک مشرکانہ عقیدے کی حوصلہ شکنی کیلئے عیسائیوں کے اس جھوٹے خدا کے متعلق یہ سخت الفاظ استعمال کیے تھے۔رانا صاحب۔اور یہی کام میں نے کیا ہے۔میں نے بھی ایک جھوٹے مدعی مصلح موعود کے متعلق حضرت مرزا صاحبؑ کی طرح ایسے حوالے استعمال کیے ہیں (جو کہ آن دی ریکارڈ on the record ہیں) تا کہ پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں خلیفہ ثانی کے جھوٹ اور افراد جماعت کے جھوٹے عقیدے کی نفی اور حوصلہ شکنی ہو سکے۔اور میں نے اِس میں کیا برائی کی ہے۔؟

(۱۱) صفحہ نمبر۱۳ پر آپ لکھتے ہیں۔''جنبہ صاحب! یہ کیا ہے۔ایک طرف تو آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سچے پرستار اور اُنکے پکے مرید ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔دوسری طرف ابنائے فارس یعنی اولادِ مسیح موعود سے دشمنی۔یعنی علی کیساتھ پیار اور حسنین سے دشمنی؟''

الجواب۔ہر نبی کی اولاد بھی عموماً نیک ہی ہوا کرتی ہے لیکن یہ بھی واضح رہے کہ ضروری نہیں ہر نبی کی اولاد نیک ہی ہو۔کسی نبی کا کوئی لڑکا ناخلف بھی ہو سکتا ہے۔اس ضمن میں قرآن کریم میں حضرت نوح علیہ السلام کے لڑکے کی مثال موجود ہے۔مرزا بشیر الدین محمود احمد کے اپنے بیان کے مطابق۔

''آج وہ سیّد جو ہزاروں قسم کی بدیوں میں مبتلا ہیں اور لاکھوں گناہوں کے مرتکب ہوتے ہیں اور سینکڑوں قسم کی بدکاریاں صبح اور شام اُن سے سرزد ہوتی ہیں اور وہ جنکے اقوال ایک شریف آدمی کی زبان پر نہیں لائے جا سکتے۔اور جنکے افعال ایسے نہیں ہیں کہ نیکوں کی مجلس میں اُنکا ذکر بھی کیا جائے۔''

رانا صاحب۔اگر رسول مقبول ﷺ کی آل میں اتنی خرابیاں پیدا ہو سکتی ہیں تو آپ ﷺ کے غلام یعنی مہدی و مسیح موعود کی اولاد یعنی ابنائے فارس کے متعلق کون گارنٹی دے سکتا ہے کہ اُن میں خرابیاں پیدا نہیں ہونگی۔؟ ابنائے فارس سے مجھے بھی پیار ہے لیکن اگر ابنائے فارس میں سے کوئی غلط کام کر کے جماعت احمدیہ میں فساد برپا کر دے تو ایسے غلط کار کے ساتھ بے جا محبت کیسی اور کیوں؟ خاکسار کو یقیناً حضور علیہ السلام اور آپ کی نیک اولاد سے دلی محبت ہے لیکن وہ جو غلط کام کر کے نہ صرف جماعت احمدیہ میں افتراق پیدا کرتا ہے بلکہ آنیوالے موعود کا راستہ بھی روکتا ہے اُس کیساتھ میں کیا محبت کروں؟ اگر پہلے نوح کا لڑکا باغی ہو سکتا ہے تو آخری زمانے کے نوح کی اولاد میں سے کوئی غلط کار کیوں نہیں ہو سکتا۔؟

(۱۲) صفحہ نمبر۱۳ پر آپ لکھتے ہیں۔''کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری دعائیں تو قبول فرمائیں مگر جو دعائیں حضور علیہ السلام نے اپنی اولاد کیلئے دردِ دِل سے اور چیخ چیخ کر کیں۔وہ سب کی سب (آپکے خیال کے مطابق نعوذ باللہ) رائیگاں گئیں۔؟؟۔جناب جنبہ صاحب! مندرجہ بالا سوالات کا بہت بڑا سوالیہ نشان اور اُنکا جواب اب آپکے ذمہ ہے۔جواب دو(۲) اور دو(۲) چار کی طرح دینا۔دو(۲) اور دو(۲) پانچ نہ کہنا۔''

الجواب۔اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کی ساری دعائیں قبول فرمائیں اور اولاد کے متعلق بھی بلاشبہ آپکی دعائیں قبول ہوئیں لیکن ۲۰ فروری <u>۱۸۸۶</u>ء کی اِلہامی پیشگوئی میں جس زکی غلام کیساتھ حضورؑ نے بریکٹ میں (لڑکا) لکھ کر یہ خیال فرمایا تھا کہ یہ میرا لڑکا ہوگا۔میرا آپ سے اور جماعت احمدیہ سے سوال ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کی یہ دعا قبول فرما کر اس زکی غلام کو آپکے گھر میں پیدا کیا تھا۔؟ رانا صاحب۔خاکسار جواباً عرض کرتا ہے کہ یہ زکی غلام حضورؑ کے گھر میں ہرگز پیدا نہیں ہوا تھا۔اپنے برگزیدہ بندے کی کس دعا کو قبول کرنا ہے اور کس کو نہیں یہ اللہ تعالیٰ کی اپنی مرضی پر منحصر ہے۔میں اور آپ کون ہوتے ہیں اس معاملہ میں دخل دینے والے۔؟ واضح رہے کہ یہ موعود زکی غلام یا تو صرف حضور علیہ السلام کا لڑکا ہو سکتا تھا یا پھر آپکی ذریت یعنی جماعت میں سے کوئی بھی ہو سکتا ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر منحصر ہے کہ اُس نے اس موعود زکی غلام کو کہاں پیدا کرنا ہے۔بہر حال ہوگا وہی جسے اللہ چاہے گا۔یہ بھی کبھی نہ بھولیں کہ اللہ تعالیٰ نے موعود لڑکے (وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا) کی طرح زکی غلام کے متعلق حضورؑ سے کوئی ایسا وعدہ نہیں فرمایا تھا کہ وہ اس زکی غلام کو آپکے تخم میں ہی پیدا فرمائے گا۔رانا صاحب۔اللہ تعالیٰ نے اگر کوئی ایسا وعدہ حضورؑ سے فرمایا تھا تو یہ الہامی وعدہ آپ جماعت کے آگے پیش کریں۔؟ خالی ابنائے فارس کے الہام اور خلیفہ ثانی کے کارناموں کی دہائی سے آپکی جھوٹی وکالت بار آور نہیں ہو سکتی۔جس طرح قیامت تک اُمت محمدیہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی جماعت کے آگے حیات مسیح ابن مریم کے جھوٹے عقیدے کو سچا ثابت نہیں کر سکتی اِسی طرح آپ ایسے جھوٹے وکیل میرے اور میرے اصحاب کے آگے قیامت تک خلیفہ ثانی کو زکی غلام (مصلح موعود) ثابت نہیں کر سکتے اور نہ ہی وہ ثابت ہو سکتے ہیں۔خاکسار جو کہتا ہے وہ دو+ دو= چار کی طرح ہے اور آپ دو+ دو= پانچ کی ناکام دہائی دے رہے ہیں۔

وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ۔

(۱۳) صفحہ نمبر۱۶ پر آپ لکھتے ہیں۔''ایک طرف تو آپ اُنکے کارناموں کو مانتے ہیں۔دوسری طرف ''زکی غلام'' کی رٹ آپکی ختم ہونے کو نہیں آرہی۔کسی حدیث میں ہے کہ کوئی زکی غلام بھی آئیگا۔اُس کا ماننا گویا نبی کا ماننا ہے۔۔۔۔آپ نے کہا ہے کہ حضور ﷺ کی حدیث کے مطابق آئندہ مہدی معہود کے بعد نزول ہوگا۔کس حدیث میں ہے۔ایسی نامعقول باتوں سے کوئی آپ ایسا بیوقوف انسان تو متاثر ہو سکتا ہے۔کوئی صاحب علم اور کوئی صاحب عقل اور کوئی متقی تمہاری اس جھوٹی حدیث کو کیسے مانے گا۔بہر حال کسی حدیث

کا حوالہ تو دیں جس میں کسی آنیوالے زکی غلام کا ذکر ہو۔''

الجواب۔ جہاں تک خلیفہ ثانی کے کارناموں کا تعلق ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ آپکے یہ کارنامے آپکے موعودلڑکا ہونے کی وجہ سے تھے نہ کہ آپکے زکی غلام یعنی مصلح موعود ہونے کی وجہ سے۔اوراس حقیقت کی تصدیق قرآن کریم اور زکی غلام کے متعلق مبشر الہامات کرتے ہیں۔رانا صاحب۔حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔''وَرَسُوْ لًا اِلٰی بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِ یۡلَ اَنِّیۡ قَدۡ جِئۡتُکُمۡ بِاٰیَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ اَنِّیۡۤ اَخۡلُقُ لَکُمۡ مِّنَ الطِّیۡنِ کَہَیۡـَٔۃِ الطَّیۡرِ فَاَنۡفُخُ فِیۡہِ فَیَکُوۡنُ طَیۡرًۢا بِاِذۡنِ اللّٰہِ وَاُبۡرِیُٔ الۡاَکۡمَہَ وَالۡاَبۡرَصَ وَ اُحۡیِ الۡمَوۡتٰی بِاِذۡنِ اللّٰہِ وَ اُنَبِّئُکُمۡ بِمَا تَاۡکُلُوۡنَ وَمَا تَدَّخِرُوۡنَ فِیۡ بُیُوۡتِکُمۡ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ۔ ''(ال عمران:۵۰) ترجمہ:۔اور بنی اِسرائیل کی طرف رسول (بنا کر بھیجے گا) کہ میں تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے ایک نشان لے کر آیا ہوں کہ میں تمہارے لیے بعض طینی خصلت رکھنے والوں سے پرندہ کی طرح پیدا کرونگا۔پھر میں ان میں ایک نئی روح پھونکوں گا۔جس پر وہ اللہ کے حکم کے ماتحت اُڑنے والے ہو جائیں گے اور میں اللہ کے حکم کے ماتحت اندھے کو اور مبروص کو اچھا کرونگا اور مردوں کو زندہ کرونگا اور جو کچھ تم کھاؤ گے اور جو کچھ تم اپنے گھروں میں جمع کروگے اِسکی تمہیں خبر دوں گا (اور) اگر تم مومن ہو تو اس میں تمہارے لیے ایک نشان ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے بعض معجزات کا ذکر فرمایا ہے۔اور یہ بھی واضح رہے کہ معجزے نبیوں کے ذریعہ وقوع پذیر ہوتے ہیں اور کسی معجزہ کے مقابلہ میں کسی کارنامے کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔کارنامے تو عام انسانوں سے بھی سرانجام پاسکتے ہیں لیکن معجزات صرف انبیاء سے خاص ہیں۔متذکرہ بالا آیت میں جو حضرت مسیح ابن مریم کے معجزوں کا ذکر کیا گیا ہے اِن معجزوں کی بدولت اگر عیسائی ہمیں کہیں کہ مسیح عیسیٰ نعوذ باللہ خدا تھے۔تو کیا ہم اِن معجزات کی بنیاد پر حضرت مسیح ابن مریم کا خدا ہونا مان لیں۔؟لیکن آپ جانتے ہیں کہ ہم اِن معجزوں (کارنامے نہیں) کی جہ سے حضرت مسیح ابن مریم کو خدا اس لیے نہیں مان سکتے کیونکہ وہ انسانوں کی طرح پیدا ہوئے تھے جبکہ قرآن کریم کے مطابق (لَمۡ یَلِدۡ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ ۔اخلاص ۔۴)اللہ تعالیٰ نے نہ کسی کو جنا ہے اور نہ وہ جنا گیا ہے۔ثانیاً۔ان معجزوں کی بدولت اُمت محمدیہ میں یہ غلط فہمی بھی پیدا ہوگئی کہ حضرت مسیح زندہ بجسم عنصری آسمان پر چلے گئے ہیں۔حالانکہ قرآن کریم حضرت مسیح ناصری کا فوت ہونا ثابت کر رہا ہے۔لہٰذا حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے یہ معجزے آپکے زندہ بجسم عنصری آسمان پر جانے اور ہزاروں سال سے وہاں موجود ہونے پر دلیل بھی نہیں ہوسکتے کیونکہ قرآن کریم ان دونوں عقائد (حیات مسیح اور اُس کا ابن اللہ ہونا) کو غلط ثابت کر رہا ہے۔اگر ایک صدی قبل حضرت مرزا صاحب کے وقت میں کوئی مسلمان آپ سے یعنی حضرت مرزا صاحب سے یہ کہتا کہ اے مرزا صاحب۔ایک طرف تو آپ حضرت مسیح ناصری کے معجزوں پر یقین رکھتے ہیں اور دوسری طرف حضرت مسیح کو وفات یافتہ ثابت کرنے کیلئے قرآن کریم کی تیس (۳۰) آیات کی آپکی رَٹ ختم نہیں ہوتی۔؟ تو رانا صاحب حضرت مرزا صاحب سے کیا گیا ایسا سوال کیا معقول ہوتا۔؟ یہی حال آپکے اس الزام کا ہے کہ میں خلیفہ ثانی کے کارناموں کو بھی مانتا ہوں اور ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہوں کہ ان کارناموں کی بدولت وہ زکی غلام یعنی مصلح موعود نہیں ہوسکتے۔

مہدی کے بعد آنحضرت ﷺ کی ایک مسیح (زکی غلام) کے آنے کی بشارت

رانا صاحب۔اللہ تعالیٰ نے میثاق النبیین کے مطابق حضرت مرزا صاحب کو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں ایک زکی غلام جسے حضور علیہ السلام نے مسیح ابن مریم (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۱۸) بھی قرار دیا ہے بشارت دی تھی۔واضح رہے کہ ایک راسخ العقیدہ احمدی جو حضورؑ کو سچا مہدی و مسیح موعود مانتا ہے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی کے ہوتے ہوئے اُسے زکی غلام کیلئے کسی حدیث کی ضرورت نہیں پڑسکتی۔لیکن پھر بھی میں آپکا وسوسہ دور کرنے کیلئے ایک حدیث یہاں نقل کرتا ہوں۔آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔

(۱)''عَنۡ جَعۡفَرٍؒ عَنۡ اَبِیۡہِ عَنۡ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ اَبۡشِرُوۡا اَبۡشِرُوۡا اِنَّمَا مَثَلُ اُمَّتِیۡ مَثَلُ الۡغَیۡثِ لَا یُدۡرٰی اٰخِرُہٗ خَیۡرٌ اَمۡ اَوَّلُہٗ اَوۡ کَحَدِیۡقَۃٍ اُطۡعِمَ مِنۡھَا فَوۡجٌ عَامًا ثُمَّ اُطۡعِمَ فَوۡجٌ عَامًا لَعَلَّ اٰخِرَھَا فَوۡجًا اَنۡ یَّکُوۡنَ اَعۡرَضَھَا عَرۡضًا وَاَعۡمَقَھَا عُمۡقًا وَّاَحۡسَنَھَا حُسۡنًا کَیۡفَ تَھۡلِکُ اُمَّۃٌ اَنَا اَوَّلُھَا وَالۡمَھۡدِیُّ وَسۡطُھَا وَالۡمَسِیۡحُ اٰخِرُھَا وَلٰکِنۡ بَیۡنَ ذٰلِکَ فَیۡجٌ اَعۡوَجُ لَیۡسُوۡا مِنِّیۡ وَلَاۤ اَنَا مِنۡھُمۡ۔ رواہ رزین۔''(مشکوٰۃ شریف جلد ۳ صفحہ ۲۹۳)

ترجمہ۔جعفرؒ اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا (حضرت امام حسینؓ۔ناقل) سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم خوش ہوؤ اور خوش ہوؤ۔میری امت کی مثال بارش کی مانند ہے یہ نہیں جانا جاتا اس کا اوّل بہتر ہے یا آخر یا اس کی مثال باغ کی مانند ہے۔اس سے ایک سال تک ایک فوج کھلائی گئی پھر ایک فوج ایک دوسرے سال کھلائی گئی شاید کہ جب دوسری فوج کھائے وہ بہت چوڑا اور بہت گہرا اور بہت اچھا بن جائے۔وہ اُمت کیسے ہلاک ہو جسکے اوّل میں، میں ہوں، مہدی اُسکے وسط میں اور مسیح اُسکے آخر میں ہے۔ لیکن اِسکے درمیان ایک کجرو جماعت ہوگی اِنکا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور میرا اِنکے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

(۲)''عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ مَرۡفُوۡعًا قَالَ لَنۡ تَھۡلِکَ اُمَّۃٌ اَنَا فِیۡ اَوَّلِھَا وَعِیۡسٰی بۡنُ مَرۡیَمَ فِیۡ اٰخِرِھَا وَالۡمَھۡدِیُ وَسَطِھَا۔''(کنز العمال ۷/صفحہ ۱۸۷۔جامع

الصغیر ۲/۱۰۴ بحوالہ حدیقۃ الصالحین صفحہ ۴۰۲) ترجمہ۔حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔وہ اُمت ہرگز ہلاک نہیں ہوسکتی جسکے شروع میں، میں اور آخر میں عیسیٰ ابن مریم اور درمیان میں مہدی ہونگے۔

رانا صاحب۔ان احادیث میں آنحضرت ﷺ نے مہدی کو درمیان میں فرمایا ہے اور مسیح کو آخر پر۔حضور ﷺ کی اس آخری مسیح سے مراد یقیناً زکی غلام مسیح الزماں ہی ہے جس کی بشارت حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں دی گئی تھی۔خاکسار نے آپکی فرمائش پر ایک کی بجائے دو احادیث نقل کر دی ہیں۔یہ دونوں احادیث جعلی نہیں ہیں بلکہ مستند (authentic) ہیں۔اِسکی وجہ یہ ہے کہ دوسری حدیث جماعت احمدیہ کی اپنی کتاب حدیقۃ الصالحین میں درج کی گئی ہے۔اور آپ کو علم ہوگا کہ جماعت احمدیہ کسی جعلی اور وضعی حدیث کو اپنی کتاب میں درج نہیں کرتی (لیکن شومئی قسمت کہ حدیقۃ الصالحین کے جدید ایڈیشنوں میں سے اِس مستند حدیث کو نکال دیا گیا ہے)۔

لٰہذا یہ دونوں احادیث مستند ہیں اور افرادِ جماعت کو اِن میں کوئی شک وشبہ نہیں ہوسکتا۔باقی رہا یہ سوال کہ حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کا موعود زکی غلام جسے اللہ تعالیٰ نے فخر الرسل، کلمۃ اللہ، یوسف اور یحیٰی بھی قرار دیا ہے کو ماننا ضروری ہے۔اس ضمن میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔''وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ ☆فَمَن تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ''(ال عمران۔۸۲،۸۳) اور جب اللہ نے سب نبیوں والا پختہ عہد لیا تھا کہ جو بھی کتاب اور حکمت میں تمہیں دوں پھر تمہارے پاس کوئی رسول آئے جو اس کلام کو پورا کرنیوالا ہو جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور ہی اس پر ایمان لانا اور ضرور اُسکی مدد کرنا (اور) فرمایا تھا کہ کیا تم اقرار کرتے ہو اور اس پر میری طرف سے ذمہ داری قبول کرتے ہو؟ اُنہوں نے کہا تھا، ہاں ہم اقرار کرتے ہیں، فرمایا اب تم گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔اب جو اس عہد کے بعد پھر گیا تو ایسے لوگ ہی فاسق ہونگے۔

جماعت احمدیہ کے قیام سے پہلے اور جب ابھی حضرت بانئے جماعت علیہ السلام کا دعویٰ محض مجدد وقت ہونے کا تھا۔۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو ہوشیار پور میں دوران چلہ آپؑ کو ایک عظیم الشان زکی غلام کا وعدہ دیا گیا تھا۔رانا صاحب۔کیا آپ اور افراد جماعت حضرت مہدی و مسیح موعودؑ پر ایمان لاکر آپکے اِس موعود زکی غلام پر بھی ایمان نہیں لا چکے ہو۔؟ اب حضورؑ کے بعد جب اللہ تعالیٰ اس موعود زکی غلام کو جماعت احمدیہ میں ظاہر کرے گا تو جو لوگ اُس کا انکار کریں گے اور اُس سے کہیں گے کہ کیا حضرت مہدی معہود کے بعد کسی زکی غلام کے آنے کی خبر ہے تو آپ اُس کا حوالہ دیں وغیرہ تو ایسے لوگ کیا اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق یقیناً فاسق نہیں ہونگے۔؟

(۱۴) صفحہ نمبر ۱۶ کے آخر پر آپ لکھتے ہیں۔''ہاں پہلے اپنے آپ کو زکی ثابت کر کے دکھائیں۔''

الجواب۔آنحضرت ﷺ کے فرمان کے مطابق آپ سے پہلے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی اور رسول دنیا میں تشریف لائے تھے۔آپ ﷺ کے بعد حضرت مہدی معہود و مسیح موعود بھی تشریف لا چکے ہیں۔ان سب میں سے کسی کو بھی اُسکی قوم نے قبول نہ کیا۔تبھی اللہ تعالیٰ کو فرمانا پڑا کہ''يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۔'' (سورۃ یٰسین۔۳۱) ہائے افسوس بندوں پر کہ جب کبھی بھی اُنکے پاس کوئی رسول آتا ہے وہ اِس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگ جاتے ہیں (اور تمسخر کرنے لگتے ہیں)۔

اللہ تعالیٰ کے اس قول سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہر سچا رسول اپنی قوم کے آگے اپنے آپ کو زکی ثابت نہ کر سکا۔اگر وہ اپنے آپ کو زکی ثابت کر دیتا تو اُسکی قوم اُس کا ہرگز انکار نہ کرتی اور نہ ہی اُس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتی۔؟ اِس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ہر زمانے کا رسول نعوذ باللہ زکی نہیں تھا۔ہرگز ایسا نہیں ہے بلکہ وہ اپنے زمانے میں اپنی قوم میں سے سب سے زیادہ معزز، بہترین اور زکی تھا لیکن ہر زمانے میں مصیبت یہ ہوتی ہے کہ قوم اپنے زمانے کے زکی رسول کو اپنے خودساختہ (مثلاً اُمت محمدیہ کی اکثریت نے مہدی معہود کے سلسلہ میں یہ عقیدہ بنالیا کہ وہ قوم سادات میں سے ظاہر ہونگے اسی طرح مسیح موعود کے بارے میں بھی یہ عقیدہ بنالیا گیا کہ سابقہ مسیح ابن مریم ناصری جو زندہ بجسم عنصری آسمان پر چلے گئے ہیں اُسی نے زندہ بجسم عنصری آسمان سے نازل ہونا ہے وغیرہ) پیمانوں کیساتھ جانچتی ہے۔اور جب وہ اپنی قوم کے خودساختہ پیمانے پر پورا نہیں اُترتا تو وہ اُنکی نظروں میں غیر زکی ہو جاتا ہے۔رانا صاحب۔خاکسار نے اب تک اپنے زکی ہونے کے متعلق جو کچھ لکھا ہے یا بتایا ہے وہ ایک متقی کیلئے تو کافی ہے لیکن آپ ایسے جو احمدی اپنے خودساختہ معیاروں (مثلاً زکی غلام حضورؑ کی صلب یعنی ابنائے فارس میں سے ہوگا وغیرہ) کے مطابق آنیوالے موعود زکی غلام کو دیکھنا چاہتے ہیں شاید وہ اُنکے معیاروں پر پورا نہ اُترے۔ایک بار پھر خاکسار غلام مسیح الزماں سے متعلق مبشر الہامات کی روشنی میں چند حقائق آپکے آگے رکھنا چاہتا ہے۔ہوسکتا ہے اس سے آپ کو فائدہ ہو جائے۔

غلام مسیح الزماں سے متعلق مبشر اِلہامات کا ترتیب وار نزول

(۱) ''اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَسِيْنٍ۔'' یعنی ہم تجھے ایک حسین غلام کے عطا کرنے کی خوشخبری دیتے ہیں۔(تذکرہ صفحہ ۲۹۔روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۰)

(۲) خدائے رحیم وکریم بزرگ وبرتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے (جلّ شانہٗ وعزّ اسمہٗ) نے اپنے اِلہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ!
’’میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرّعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیّت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور اِحسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔ موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کیساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کیساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں۔ کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا اُنہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا کے دین اور اُسکی کتاب اور اُس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو اِنکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔
سو تجھے بشارت ہو۔ کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اُس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اِس کو مقدّس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔
اُس کیساتھ فضل ہے۔ جو اُسکے آنے کے ساتھ آئیگا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اُسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (اسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَ الْاٰخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال اِلٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسُوح کیا۔ ہم اِس میں اپنی رُوح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اُسکے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔‘‘ (تذکرہ صفحہ ۱۰۹ تا ۱۱۱ بحوالہ مجموعہ اِشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۰۰ تا ۱۰۲)

(۳) ۱۸۹۴ء۔ ’’اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ‘‘۔ یعنی ہم تجھے ایک غلام کی بشارت دیتے ہیں۔ (تذکرہ صفحہ ۲۱۴ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۴۰ حاشیہ)

(۴) ۱۸۹۶ء۔ ’’اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ۔ مَّظْهَرِ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔‘‘ ترجمہ۔ ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں جو حق اور بلندی کا مظہر ہوگا گویا خدا آسمان سے اُترا۔ (تذکرہ صفحہ ۲۳۸ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۲)

(۵) ۱۳۔ اپریل ۱۸۹۹ء۔ ’’اِصْبِرْ مَلِيًّا سَاَهَبُ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا۔‘‘ یعنی کچھ تھوڑا عرصہ صبر کر میں تجھے ایک زکی غلام عنقریب عطا کروں گا۔ (تذکرہ صفحہ ۲۷۷ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۶)

(۶) ۲۶۔ دسمبر ۱۹۰۵ء۔ ’’اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّكَ۔ نَافِلَةً مِّنْ عِنْدِیْ۔‘‘ ہم تجھے ایک غلام کی بشارت دیتے ہیں۔ وہ تیرے لیے نافلہ ہے۔ ہماری طرف سے نافلہ ہے۔ (تذکرہ صفحہ ۵۰۰/ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱ مورخہ ۱۰۔ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(۷) مارچ ۱۹۰۶ء۔ ’’اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّكَ۔‘‘ ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں۔ جو تیرے لیے نافلہ ہوگا۔ (تذکرہ صفحہ ۵۱۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۰، ۲۴ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(۸) ۱۹۰۶ء۔ ’’اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ مَّظْهَرِ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔‘‘ ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو حق اور اعلیٰ کا مظہر ہوگا۔ گویا آسمان سے خدا اُترے گا۔ (تذکرہ صفحہ ۵۵۴ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۸ تا ۹۹)

(۹) ۱۶۔ ستمبر ۱۹۰۷ء۔ ’’اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ۔‘‘ ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں۔ (تذکرہ صفحہ ۶۱۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۷۔ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

(۱۰) اکتوبر ۱۹۰۷ء۔ ’’(۵) اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ (۶) يَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَكِ۔ (۷) ساقیا آمدن عید مبارک بادت‘‘ (تذکرہ صفحہ ۶۲۲ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۹ مورخہ ۳۱۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱) ترجمہ۔ ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں جو مبارک احمد کی شبیہہ ہوگا۔ اے ساقی عید کا آنا تجھے مبارک ہو۔

(۱۱) ۶/۷۔ نومبر ۱۹۰۷ء۔ ’’سَاَهَبُ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا۔ رَبِّ هَبْ لِیْ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً۔ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهٗ يَحْيٰى۔ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيْلِ۔ .... آمدن عید مبارک بادت۔ عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔‘‘ (تذکرہ ۶۲۶ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۰، ۱۰۔ نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳) ترجمہ۔ میں ایک زکی غلام کی بشارت دیتا ہوں۔ اے میرے خدا

پاک اولاد مجھے بخش۔ میں تجھے ایک غلام کی بشارت دیتا ہوں جس کا نام یحیٰی ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے ربّ نے اصحاب فیل کیساتھ کیا کیا۔

غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) کے متعلق چند اہم نکات

(۱) یہ بات یاد رکھیں کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں دو (۲) وجودوں (یعنی ایک وجیہہ اور پاک لڑکا اور ایک زکی غلام) کی بشارات دی گئی تھیں۔ وجیہہ اور پاک لڑکا کے متعلق تو اللہ تعالیٰ نے وضاحت فرمادی تھی کہ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ لیکن زکی غلام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ملہم کی وفات تک کوئی ایسی وضاحت نہیں فرمائی۔ اب اگر زکی غلام حضور علیہ السلام کا صلبی لڑکا ہوتا تو اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندے کو اس طرح بشارت دیتا۔ سو تجھے بشارت ہو۔ کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکے تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہونگے۔ اور اس طرح وجیہہ اور پاک لڑکا اور زکی غلام دونوں کا حضور علیہ السلام کے صلبی لڑکے ہونے میں کوئی اِبہام نہ رہتا۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں فرمایا بلکہ صرف اور صرف وجیہہ اور پاک لڑکا کے متعلق فرمایا کہ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ لیکن زکی غلام کیا ہوگا اور کون ہوگا اس راز پر سے اللہ تعالیٰ نے اپنی کسی مصلحت کی وجہ سے پردہ نہیں اُٹھایا۔؟

(۲) اولاً اللہ تعالیٰ نے ۱۸۸۱ء میں حضور علیہ السلام پر ایک حسین غلام کی بشارت نازل فرمائی تھی۔ اِسکے بعد اللہ تعالیٰ نے ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں حضورؑ کو وجیہہ اور پاک لڑکا اور زکی غلام کی بشارات عطا فرمائیں۔ اس مفصل الہامی پیشگوئی کے بعد پھر وقتاً فوقتاً مختلف اوقات میں نو (۹) دفعہ غلام کی بشارتیں ہوئیں تھیں۔ اس طرح غلام کے متعلق کل گیارہ (۱۱) بشارتیں ہوئی ہیں۔ واضح رہے کہ قرآن کریم میں غلام کا لفظ (۱) صلبی لڑکا اور (۲) نوجوان لڑکا دونوں معانی میں استعمال ہوا ہے۔ صلبی معنوں میں مثلاً۔ حضرت ابراہیم، حضرت زکریا اور اسی طرح حضرت مریم صدیقہ علیہم السلام کو جن غلاموں کی بشارتیں ملی تھیں وہ سب اِنکے صلبی لڑکے تھے اور اِنکے گھروں میں پیدا ہوئے تھے۔ ثانیاً۔ نوجوان لڑکا (youth) کے معنی میں مثلاً۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ’’وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ فَأَدْلَىٰ دَلْوَهُ قَالَ يَا بُشْرَىٰ هَٰذَا غُلَامٌ وَأَسَرُّوهُ بِضَاعَةً وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ‘‘ (یوسف۔۲۰) ترجمہ۔ اور ایک قافلہ آیا اور اُنہوں نے اپنے پانی لانے والے کو بھیجا اور اُس نے اپنا ڈول ڈالا۔ تو اُس نے کہا اے (قافلہ والو) خوشخبری! یہ ایک لڑکا ہے۔ اور اُنہوں نے اُسے ایک پونجی کے طور پر چھپا لیا اور اللہ اُسے خوب جانتا تھا جو وہ کرتے تھے۔

یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ جب کنویں میں ڈول ڈالنے والے نے کنویں میں ایک لڑکے کو دیکھا تو اُس نے اپنے ساتھیوں کو خوشخبری دیتے ہوئے کہا کہ يَا بُشْرَىٰ هَٰذَا غُلَامٌ۔ اے خوشخبری ہو یہ ایک لڑکا ہے۔ اب یہاں جسے هَٰذَا غُلَامٌ کہا گیا تھا وہ یعنی حضرت یوسف علیہ السلام اِن قافلہ والوں کے صلبی لڑکے نہیں تھے بلکہ اُن کیلئے صرف ایک نوجوان لڑکا یا غلام تھے۔ اسی طرح سورۃ کہف کی آیات نمبر ۷۵، ۸۱ اور ۸۳ میں بھی غلام کا لفظ نوجوان لڑکا (youth) یا غلام کے معنی میں آیا ہے۔ اب سوال ہے کہ حضورؑ کو جو گیارہ (۱۱) دفعہ غلام کی بشارت ہوئی کیا یہ بشارتیں صلبی لڑکوں کے متعلق تھیں۔؟ اگر یہ بشارتیں صلبی لڑکوں کیلئے تھیں تو یقیناً یہ گیارہ لڑکے حضورؑ کے گھر میں پیدا ہونے چاہیے تھے لیکن آپ کے گھر میں صرف پانچ لڑکے پیدا ہوئے۔ تو پھر اس سے کیا نتیجہ نکلتا ہے۔؟ کیا نعوذ باللہ من ذالک غلام کے متعلق یہ مبشر الہامات غلط تھے۔؟ نہیں ہرگز غلط نہیں تھے۔ بلکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ غلام کی یہ بشارتیں صلبی لڑکوں کیلئے نہیں ہوئی تھیں بلکہ یہ بشارتیں محض نوجوان لڑکا (youth) یا غلام کے معنوں میں ہوئی تھیں۔

(۳) ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ غلام کی گیارہ (۱۱) بشارتیں مختلف گیارہ (۱۱) غلاموں کے متعلق ہوئی تھیں یا کہ ان بشارتوں میں صرف ایک ہی زکی غلام کا وعدہ دیا گیا تھا۔؟ واضح ہو کہ ان تمام بشارتوں میں ایک ہی زکی غلام کی بشارت دی گئی تھی۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ ۲۰۔ فروری کی مفصل الہامی پیشگوئی کے بعد جو نو (۹) دفعہ غلام کی بشارت ہوئی تھی۔ اِن بشارتوں میں غلام کی اِنہیں صفات کا ذکر ہے جو کہ پیشگوئی مصلح موعود میں بیان فرمائی گئی تھیں۔ مثلاً۔ ان نو (۹) میں سے چھ (۶) بشارتوں میں اُسے بار بار حلیم، زکی اور مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَأَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فرمایا گیا ہے۔ غلام کی یہ وہی صفات ہیں جو کہ ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی مفصل الہامی پیشگوئی میں بیان فرمائی گئی تھیں۔ باقی تین بشارتوں میں ایک دفعہ اُسے صرف غلام اور دو (۲) دفعہ اُسے نافلہ فرمایا گیا ہے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ نافلہ بھی زکی غلام یعنی مصلح موعود کو ہی فرمایا گیا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے نافلہ کے معنی پوتا کرتے ہوئے جب نافلہ غلام سے متعلق بشارتوں کو اپنے پہلے پوتے یعنی مرزا بشیر الدین محمود احمد کے بڑے لڑکے نصیر احمد (روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۸) پر چسپاں کیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندے کو یہ بتانے کیلئے کہ نافلہ کے یہاں معنی ’’پوتا‘‘ کی بجائے ’’زائد انعام‘‘ کے ہیں اُس پوتے کو فوت کر لیا۔ اسی طرح زکی غلام سے متعلقہ آخری بشارت جو کہ ۶۔ نومبر ۱۹۰۷ء کو ہوئی تھی اس میں ایک بشارت میں غلام کو یحیٰی کا نام بھی دیا گیا ہے۔ یہ یحیٰی بھی وہی زکی غلام ہے۔ مثلاً ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں زکی غلام کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ۔ ’’وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔‘‘ اب یحیٰی کے لفظی معنی ہمیشہ زندہ رہنے والے کے ہوتے ہیں۔ اور سخت ذہین و فہیم ہونا اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیے جانے کے الفاظ دراصل لفظ یحیٰی کے قائم مقام ہیں۔ کیونکہ جو شخص علم کو زندہ رکھتا ہے علم اُسے زندہ

رکھتا ہے۔علم کوزندہ کرنے والاخودزندہ ہوجاتا ہے اورلفظ یحیٰ کے بھی یہی معنی ہیں ''ہمیشہ زندہ رہنے والا''۔

(۴) اس سے یہ قطعی طور پر ثابت ہوگیا کہ حضور علیہ السلام پر جو گیارہ (۱۱) دفعہ غلام کی بشارتیں نازل ہوئی تھیں ۔ یہ سب بشارتیں نہ تو صلبی لڑکوں کے متعلق تھیں اور نہ ہی ان بشارتوں میں گیارہ (۱۱) مختلف غلاموں کی بشاتیں دی گئی تھیں بلکہ یہ سب بشارتیں ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی مفصل اِلہامی پیشگوئی میں وعدہ دیئے گئے زکی غلام کے متعلق تھیں جس نے اپنی آخری بشارت یعنی ۶۔۷۔نومبر۱۹۰۷ء کے بعد پیدا ہونا تھا۔مکرر عرض کرتا ہوں کہ اس زکی غلام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے لڑکے کی طرح (وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا) اپنے برگزیدہ بندے مہدی ومسیح موعود علیہ السلام سے کوئی قطعی وعدہ نہیں فرمایا تھا کہ وہ اِس زکی غلام کو کہاں پیدا فرمائے گا۔؟اللہ تعالیٰ اگر چاہتا تو نومبر ۱۹۰۷ء کے بعد اِس زکی غلام کو حضورؑ کی صلب یعنی ابنائے فارس میں بھی پیدا فرماسکتا تھا لیکن اب اُس نے اِس موعود زکی غلام یعنی اس عاجز کو اپنے برگزیدہ بندے کی روحانی اولاد یعنی جماعت میں پیدا فرما کر اپنا فیصلہ صادر فرمادیا ہے کہ اُس نے اِسے کہاں پیدا فرمانا تھا۔؟ ؎ راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا قدر کیا پتھر کی لعلِ بے بہا کے سامنے

کمینے پن، گندہ ذہنی، کم ظرفی اور گالی گلوچ کا آغاز کس نے اور کیوں کیا۔؟

راناصاحب۔اگر چہ خاکسار نے اپنے مضمون ''سبز اِشتہار کی روشنی میں پیشگوئی مصلح موعود کا تجزیہ'' میں اس حقیقت کا بخوبی اثبات کردیا تھا کہ خلیفہ ثانی موعود زکی غلام نہیں تھے اور یہ کہ غلام مسیح الزماں نے ۶۔۷۔نومبر۱۹۰۷ء کے بعد پیدا ہونا ہے۔لیکن پھر بھی میں نے آپکے دوسرے مفصل خط کے مندرجات کا شافی اور مفصل جواب ایک علیحدہ مضمون میں دیا جس کا عنوان ''چہ دِلاوراست دُزدے کہ بکف چراغ دارد'' رکھا گیا۔بعدازاں یہ مضمون میری کتاب ''آمدن عید مبارک بادت'' میں پہلے باب کے طور پر شائع ہوا۔واضح رہے کہ خاکسار نے آپکے ہاتھ کے لکھے ہوئے بیس (۲۰) صفحات جو کہ بمشکل کتابت میں دس (۱۰) صفحات بنتے ہونگے کا کتابت شدہ ۱۵۴ صفحات میں جواب دیا تھا۔کتاب ''آمدن عید مبارک بادت'' میں میرا یہ جواب صفحہ نمبر ۱۵ سے لے کر صفحہ نمبر ۱۶۸ تک پھیلا ہوا ہے۔خاکسار نے اپنے جوابی مضمون کے ۱۵۴ صفحات میں کسی جگہ پر بھی آپ کیلئے کوئی ایک غیر مناسب اور غیر مہذب لفظ استعمال نہیں کیا تھا (قارئین میری یہ کتاب جو کہ میری ویب سائٹ پر موجود ہے کو پڑھ کر اپنی تسلی کرسکتے ہیں) اور ایسا کرنے کی مجھے ضرورت بھی نہیں تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے مؤقف کی تائید میں بے شمار دلائل سے نوازا ہے۔گفتگو یا تحریر میں غلیظ اور ناپاک زبان وہ شخص استعمال کرتا ہے جو کہ دلائل کے میدان میں تہی دست ہو۔جماعت احمدیہ میں خلیفہ ثانی کا دعویٰ مصلح موعود چونکہ قطعی طور پر ایک جھوٹا دعویٰ ہے اور میرے اس نقطہ نظر کو جھٹلانے کیلئے آپکے پاس اِسی طرح دلائل نہیں ہیں جس طرح حضرت مرزا صاحب کے وفات مسیح کے نقطہ نظر کو جھٹلانے کیلئے عالم اسلام کے پاس دلائل نہیں تھے۔لہٰذا جس طرح علمائے اسلام حضرت مرزا صاحب کے دلائل کے مقابلہ میں عاجز ہوکر بدزبانی پر اُتر آئے تھے اِسی طرح آپ نے بھی میرے محکم دلائل کے مقابلہ میں عاجز ہوکر اور گھبرا کر میرے متعلق گندہ ذہنی کی اِبتداء کی ہے۔راناصاحب۔اِسکے علاوہ آپ اور کربھی کیا سکتے تھے۔؟یہ آپکی مجبوری تھی۔میرے جوابی مضمون ''چہ دِلاوراست دُزدے کہ بکف چراغ دارد'' کے جواب میں آپ کا جوابی خط خاکسار کو مورخہ ۱۱۔نومبر ۲۰۰۹ء کو موصول ہوا تھا۔اس خط کے آغاز میں آپ گندی زبان کے استعمال کرنے کی اِبتداء کا اِقرار کچھ اس طرح کرتے ہیں۔''بعض جگہوں پر میں نے آپکے گندے پھوڑوں کو چیر دینے کی کوشش کی ہے۔'' (صفحہ۔۱)۔اپنے اس مفصل خط میں آپ نے کس طرح کی زبان استعمال کی ہے خاکسار بطور نمونہ ذیل میں آپکے الفاظ درج کرتا ہے۔

(۱) ''آپکی عقل پر قفل تو نہیں پڑ گئے'' صفحہ۔۲ (۲) ''آپ اس شیطانی وسوسہ سے باہر نہیں نکل سکتے'' صفحہ۔۶ (۳) ''یہی بات میں آپ سے بھی کہتا ہوں کہ جو شخص ہم مبائع احمدیوں پر یا ہمارے خلفاء پر اس قسم کے بیہودہ الزام لگاتا ہے اُس پر ہم لعنت اللہ علی الکاذبین کے سوا کچھ نہیں کہہ سکتے'' صفحہ۔۸ (۴) ''جناب جنبہ صاحب۔خلیفہ کی مخالفت ازروئے قرآن شیطان اور شیطان کے قدموں پر چلنے والے کرتے ہیں۔براہِ کرم آپ اس زمرہ سے باہر نکل آئیں'' صفحہ۔۸ (۵) ''مجھے افسوس ہے کہ آپ کو خبط ہے مصلح موعود بننے کا؟'' صفحہ۔۱۷ (۶) ''میرے دل میں جو شیطان نے ان کے خلاف اور اسی طرح فرزندان مسیح موعود کے خلاف جو بغض پایا جاتا ہے۔اس کو محبت میں بدل ڈال'' صفحہ۔۱۸ (۷) ''صرف آپ کو اس خبط اور جنون سے نکالنا مقصود ہے کہ جس میں آپ کو شیطان نے بری طرح پھنسا رکھا ہے'' صفحہ۔۱۹ (۸) ''جب ہمارا پیارا خلیفہ بھی ایک پاگل کا ڈرامہ دیکھنے کیلئے موجود ہو۔آپ تو مجھے جعلی احمدی معلوم ہوتے ہیں'' صفحہ۔۲۰ (۹) ''ویسے پاگل کو اگر پاگل کہیں تو وہ کبھی نہیں مانے گا کہ میں پاگل ہوں۔آپ براہِ کرم ناراض نہ ہونا۔آپ نے یہ باتیں لکھ کر صرف اپنے نفس وحشی کو خوش کیا ہے'' صفحہ۔۲۱ (۱۰) ''کچھ خدا کا خوف کریں یہ کیا پاگلوں والی باتیں کررہے ہیں۔۔۔۔اگر اطاعت کو آپ جبر سے تعبیر کررہے ہیں تو یہی آپکا پاگل پن ہے'' صفحہ۔۲۱ (۱۱) ''اور اپنے برگشتہ ساتھیوں مثلاً ڈاکٹر عبدالغنی صاحب آف لندن جیسے شریف اور بھولے بھالے لوگوں کو بھی ہدایت کریں کہ فوری طور پر توبہ کرلیں کیونکہ قبریں آواز دے رہی ہیں'' صفحہ۔۲۲ (۱۲) ''کیا یہ پاگلانہ حرکت نہیں۔تو اور پاگل کس کو کہتے ہیں'' صفحہ۔۲۲ (۱۳) ''جناب جنبہ صاحب کا ذہنی توازن کہاں تک درست ہے'' صفحہ۔۲۲ (۱۴) ''مگر کچھ باتیں اللہ تعالیٰ کتوں کے بھونکنے کیلئے بھی اپنی حکمت کے تحت چھوڑ دیتا ہے'' صفحہ۔۲۶ (۱۵) ''ویسے تو ہم نے کئی پاگل دیکھے

ہیں۔ جوگلیوں میں اعلان کرتے رہے کہ میں اس زمانے کا نبی ہوں یا میں اس زمانہ کا مہدی ہوں۔ تو ایسے پاگلوں کو تو خدا نے سزا نہیں دی۔ اب بھی پاگل خانوں میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں'' صفحہ۔۲۶ (۱۶) ''اور اگر واقعی آپ ذہنی مریض ہیں تو پھر آپ جو کچھ مرضی کہتے پھریں یا بنتے پھریں'' صفحہ۔۲۶ (۱۷) ''یاد رہے کہ از روئے قرآن خلافت کا باغی بھی شیطان ہوتا ہے'' صفحہ۔۳۲ (۱۸) ''جنبہ صاحب نے اپنی طرف سے ہی بریکٹ والے لڑکے کو اپنے ہی چکری دماغ میں حضور علیہ السلام کی اجتہادی اور قیاسی غلطی قرار دیا ہے'' صفحہ۔۳۶۔

آپ اپنے تیسرے جوابی خط کے صفحہ نمبر۱۴ پر لکھتے ہیں:۔ ''آپ نے مجھے اس خط (میرا جوابی خط جو اس وقت ویب سائٹ (alghulam.com) پر مضمون نمبر ۵۳ کے طور پر درج ہے۔ ناقل) میں خاکسار کیلئے بڑے غیر مہذبانہ الفاظ استعمال کر کے اپنی کمینگی، کم ظرفی، گندہ ذہنی اور گالیاں نکال کر اپنے دوزخ کو ٹھنڈا کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔''

قارئین کرام۔ مجھ پر کمینگی، کم ظرفی، گندہ ذہنی اور گالی گلوچ کا الزام لگانے والا اپنے خط میں میرے متعلق کس قسم کی زبان استعمال کر رہا ہے ذیل میں اسکی زبان کو ملاحظہ فرمائیں۔ (۱) ''ان پر انگلی اُٹھانے والا ہاتھ تو ناپاک ہوسکتا ہے۔ مگر اس آسمانی مخلوق کو ناپاک ثابت کرنیوالا خدا تعالیٰ پر اعتراض کر کے اپنا منہ گندا کر رہا ہے'' صفحہ۔۱ (۲) ''ایک آپ ہیں کہ اس خدائی خلیفہ کے قائم کردہ نظام کو شیطانی نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور اس نظام پر اسی طرح اعتراض کرتے ہیں جس طرح شیطان نے آدم بنانے پر اور اس نظام کو منظم کرنے پر بیخ پا ہوگیا۔۔۔ آپ نے شیطانی کردار ادا نہیں کیا۔۔۔صرف شیطانی صفت لوگ کرتے ہیں'' صفحہ۳ (۳) ''آپ صحیح قسم کے مسلمان بن جائینگے۔ مگر ستیاناس ہو شیطان کا کہ وہ آپ ایسے انسانوں کو شکار بنالیتا ہے'' صفحہ۔۴ (۴) ''اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو ایسی واضح اور روشن اطلاع دیدی کہ جس سے کوئی شیطان صفت انسان ہی انکار کرسکتا ہے'' صفحہ۔۵ (۵) ''جس طرح مسیلمہ کذاب کے وجود نے آنحضرت ﷺ کے مقام کو عرش معلیٰ سے بھی اوپر تک واضح کر دیا۔ اس پر بھی آپ ناراض نہ ہونا۔ کیونکہ بعض دفعہ بیمار کو کڑوی گولیاں دینی ضروری ہوتی ہیں۔ آپ ایسے کو سمجھانے کیلئے ایسا کرنا مجبوری ہے۔ شوق ہرگز نہیں۔'' صفحہ۔۵ (۶) ''مگر ستیاناس ہو شیطان کا کہ آپ کو اس معصوم سی ادا پر بھی آپ کو راہنمائی حاصل نہ ہوئی بلکہ اُلٹا آپ نے اس رؤیا صادقہ کو شیطان کی آنت قرار دیا ہے'' صفحہ۔۶ (۷) ''آپ کے اس تجزیہ پر ہر احمدی آپ پر لعنت بھیجے گا۔ بلکہ فرشتے بھی؟'' صفحہ۔۹ (۸) ''ازراہِ کرم میری ان باتوں سے ہرگز ناراض نہ ہونا۔ میں صرف اور صرف محض خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر آپ کو بھٹکا ہوا بھائی سمجھ کر راہِ راست پر لانے کیلئے شریفانہ اور مؤدبانہ کوشش کر رہا ہوں'' صفحہ۔۱۲ (۹) ''میں نے ایمانی غیرت سے مجبور ہو کر تلخ کلامی کی ابتداء کی ہے ورنہ میں نے اخلاق کا دامن نہیں چھوڑا'' صفحہ۔۱۵ (۱۰) ''میں مصلح موعود کا غلام اور تم شیطان لعین کے غلام؟؟'' صفحہ۔۱۷۔

قارئین کرام۔ آپ نے رانا صاحب کی تحریر ملاحظہ فرمالی ہے کہ اُس نے میرے متعلق کس قسم کی زبان استعمال کی ہے اور ساتھ ہی وہ یہ اعتراف بھی کر رہے ہیں کہ کمینگی، کم ظرفی اور گندہ ذہنی کی ابتداء بقول اُنکے اُنہوں نے ایمانی غیرت کی وجہ سے کی ہے۔ جب ہو گئے ہیں ملزم اُترے ہیں گالیوں پر ہاتھوں میں جاہلوں کے سنگِ جفا ہی ہے

رانا صاحب۔ علمائے اسلام جن میں بڑے بڑے چوٹی کے علماء شامل تھے نے حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے عقلی اور نقلی دلائل کے مقابلہ پر عاجز ہو کر بدزبانی اور گالی گلوچ کی جو اِنتہا کی تھی خاکسار آپکی آگاہی کیلئے یہاں مرزا بشیر احمد کی کتاب ''سلسلہ احمدیہ'' میں سے بطور نمونہ چند فقرات درج کرتا ہے۔

''مرزا قادیانی ان تیس دجالوں میں سے ایک ہے جن کی خبر حدیث میں وارد ہے اور اِسکے پیرو ذریت دجال ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ ایسے دجال کذاب سے احتراز اختیار کریں اور اس سے وہ دینی معاملات نہ کریں جو اہل اسلام میں باہم ہونے چاہیے۔ نہ اِسکی صحبت اختیار کریں نہ اِسکی دعوت قبول کریں نہ اِسکے پیچھے اِقتداء کریں اور نہ اِسکی نماز جنازہ پڑھیں۔۔۔ وہ اور اِس جیسے لوگ دین کے چور ہیں اور دجالین کذابین ملعون شیاطین سے ہیں۔۔۔ اس کذاب قادیانی کے کفر میں کوئی شک نہیں۔۔۔ وہ قطعاً کافر اور مرتد ہے۔۔۔ وہ بڑا بھاری دجال ہے۔۔۔ وہ دائرہ اسلام سے خارج اور ملحد اور زندیق ہے۔۔۔ وہ کافر ہے اور بدکردار۔۔۔ بدترین خلائق اور خدا کا دشمن۔۔۔ جو اِسکے گمراہ ہونے میں شک کرے وہ بھی ویسا ہی گمراہ ہے۔۔۔ وہ کافر بلکہ اکفر ہے۔۔۔ اس قادیانی کے چوزے ہنود و نصاریٰ کے مخنث ہیں۔۔۔ وہ اس شیطان سے بھی زیادہ گمراہ ہے جو اس سے کھیل رہا ہے اِس کو مسلمانوں کی قبروں میں دفن نہ کیا جائے۔۔۔ یہ ملحد کادیانی اشد المرتدین اور عجیب کافر اور منافق لاثانی ہے۔۔۔ وہ نبیوں کا دشمن ہے اور خدا اس کا دشمن ہے۔۔۔ وہ مثیل مسیح تو نہیں البتہ مثیل اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب ہے۔۔۔ اس پر شیطان مسلط ہے جو اس سے یہ بکواس کرا رہا ہے۔۔۔ جو شخص کادیانی کے موافق اعتقاد رکھتا ہے وہ بھی مردود ہے۔۔۔ مرزا کادیانی دجال اور مضل بلکہ دجاجلہ کا رائس رئیس ہے۔'' (سلسلہ احمدیہ صفحہ نمبر ۳۴۔۳۵ بحوالہ فتویٰ علمائے ہند و عرب)

رانا صاحب۔ آپ نے دیکھا ہے کہ میرے آقا حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کو کس طرح بدزبان مولویوں نے گالیاں دی تھیں۔ آج غلام مسیح الزماں کے متعلق جو بدزبانی آپ نے کی ہے اگر چہ ابھی تک آپ حضرت مرزا صاحبؑ کے مخالف مولویوں کے مقام تک نہیں پہنچے لیکن جس تیزی کیساتھ آپ بدزبانی میں ترقی کر رہے ہیں۔ اگر آپ نے اللہ

تعالیٰ کے حضور گڑ گڑا کر توبہ استغفار نہ کی تو بہت جلد اُس مقام تک پہنچ جائیں گے۔

اختتامیہ اور حاصل بحث

رانا صاحب۔ آپکی بدزبانی اور گالی گلوچ کا تو میں جواب نہیں دے سکتا کیونکہ نہ یہ میرے میدان ہیں اور نہ ہی میں اِن راہوں کا راہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو ایک وجیہہ اور پاک لڑکے اور ایک زکی غلام کی بشارت دی تھی۔ لڑکے سے متعلقہ اِلہامی پیشگوئی کے مصداق مثیل بشیر احمد اوّل کے طور پر یقیناً مرزا بشیر الدین محمود احمد یعنی خلیفہ ثانی تھے۔ اس میں میرا اور آپ کا کوئی اِختلاف نہیں ہے۔ لیکن زکی غلام حضورؑ کا کوئی صلبی لڑکا نہیں تھا۔ اگر ہوتا تو ضرور حضورؑ کے گھر میں پیدا ہوتا۔ حضورؑ نے زکی غلام کو مصلح موعود کا خطاب دیا تھا نہ کہ لڑکے کو۔ باقی آپ یہ تو دیانتداری کیساتھ تسلیم کرتے ہیں (آپکے خطوط میں یہ حقیقت تسلیم کی گئی ہے۔ ناقل) کہ زکی غلام آئندہ زمانے میں پیدا ہوگا۔ یہ سوال کہ زکی غلام کہاں (حضور علیہ السلام کی صلب میں یا آپکی ذریت یعنی جماعت احمدیہ میں) پیدا ہوگا اس سے قطع نظر آپکے اِس اقرار سے یہ بات طے ہوگئی کہ خلیفہ ثانی مصلح موعود (زکی غلام) نہیں تھے۔ باقی آپ کو یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے زکی غلام کو حضورؑ کی صلبی نسل میں پیدا کرنے کا کوئی وعدہ نہیں فرمایا تھا۔ اگر کوئی ایسا اِلہامی وعدہ ہے تو پیش کریں۔ خاکسار آپ کو یقین دلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زکی غلام کے متعلق حضورؑ سے کوئی ایسا وعدہ نہیں فرمایا ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ زکی غلام ۶۔ ۷ نومبر ۱۹۰۷ء کے بعد حضور علیہ السلام کی صلب میں بھی اور آپکی ذریت یعنی جماعت احمدیہ میں بھی جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا پیدا ہوسکتا ہے۔ میرے علم کے مطابق ابھی تک مجھ سے پہلے جماعت احمدیہ میں ۶۔ ۷ نومبر ۱۹۰۷ء کے بعد پیدا ہونے والا کوئی ایسا وجود نہیں گزرا ہے جس نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر موعود زکی غلام مسیح الزماں ہونے کا دعویٰ کیا ہو۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور احسان کیساتھ یہ رحمت اس عاجز پر کی ہے اور میرا یہ کوئی خالی دعویٰ نہیں بلکہ خاکسار اس کا علمی، اِلہامی اور قطعی ثبوت رکھتا ہے۔ باقی آپکے پیش کردہ خلیفہ ثانی کے کارنامے اور ابنائے فارس کی رَٹ کے متعلق خاکسار بہت کچھ عرض کر چکا ہے اسکے اعادہ کی یہاں ضرورت نہیں۔ رانا صاحب۔ بقول شخصے۔

”فکر و نظر کا اِختلاف؟ سو فیصد برحق۔ تجزیہ کرنے میں غلطی ہوسکتی ہے۔ غلطی ہوجائے تو اعتراف کرنا چاہیے یا اس کا دفاع کرتے رہنا چاہیے۔ اس سے بیاہ کر لینا چاہیے اور اولاد پیدا کرنی چاہیے۔ سچائی بانجھ ہوسکتی ہے مگر غلطی بانجھ نہیں ہوتی۔ پہچان لینے کے بعد دھتکار نہ دی جائے تو بچے جنتی ہے اور جنتی ہی چلی جاتی ہے۔ بڑے بڑوں پر یہ بھید نہیں کھلتا۔ عمر بھر وہ جھوٹ کی فکری اولاد پالتے ہیں اور عمر بھر دوسروں کو کوستے رہتے ہیں۔ سچائی تو اُسکے قلب و دماغ پر اُترتی ہے جو آرزومند ہو، پیہم دعا کرتا رہے، پیہم اپنے اندر جھانکتا رہے۔ اِھدنا الصراط المستقیم اِھد ناالصراط المستقیم پکارتا رہے۔ زبان سے نہیں دل سے، دل کی گہرائیوں سے۔“

رانا صاحب۔ میرے اس خط کو آخری اتمام حجت سمجھنا۔ میری دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو سمجھ دے اور آپ کج بحثی کی بجائے حقیقت کو تسلیم کرلیں۔ بصورت دیگر اِنشاءاللہ تعالیٰ میدان حشر میں خاکسار بھی اپنے دلائل کیساتھ کھڑا ہوگا اور آپ بھی اپنے اِن خطوط کیساتھ کھڑے ہونگے اور پھر ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ فیصلہ کردے گا۔ وَمَاعَلَیۡنَاۤ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِیۡن۔

وَاٰخِرُدَعۡوٰھُمۡ اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔

خاکسار

عبدالغفار جنبہ/کیل۔ جرمنی

۳ نومبر ۲۰۱۰ء

☆☆☆☆☆☆☆